UNIVERSAL LIBRARY
OU_232831
UNIVERSAL LIBRARY

ماشاء الله لا قوة الا بالله

که درین زمان برکت نشان در عقائد اهل سنت و جماعت در اثبات خلافت خلفای عالی درجات یعنی

…جمهٔ الشهاب الثاقب

المسمی

برجم روافض و نواصب

مصنفه عالیجناب حلیم حضرت مآب صوفی حقانی عالم ربانی مولوی فضل الکریم صاحب بردوانی

در مطبع نظامی کانپور محله … مطبوع ١٢٩٩

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس اوس معبود برحق کو لائق ہی کہ جسنے انسان کو خاک سے پیدا کیا اور نور ایمان و زیور عرفان
سے منور فرماکے سائر مخلوقات پر شرف دیا بڑا احسان اوسکا ہی کہ ہماری ہدایت کے لیے حضرت
افضل المرسلین صلعم کو بھیجا اور قرآن مجید کو اونکی تائید کے واسطے ساتھ معجزات روشن کے نازل
فرمایا درود نا محدود ایسے نبی رحیم پر پڑھنا چاہیے کہ امت گناہگار کی شفاعت روز قیامت مین
نہایت ضروریات سے سمجھا اور بہت محبت سے امت پرہیزگار کو اپنی خاندانی قرابت دار
بتایا اور اونکے ازواج مطہرات و اولاد طاہرات پر جو امت کے لیے مانند کشتی حضرت نوح عم کے
تہے اور اونکے اصحاب اخیار پر جو مثل ستارہ کے اوپر آسمان رہنمائی کے چمکتے رہے بعد اسکے کہتا ہی
بندہ گنہگار اپنے گناہون سے شرمسار ظل الکریم بردوانی کہ خاکسار نے بین اقامت بدار الامارت
کلکتہ ایک رسالہ بزبان فارسی موسوم بہ شہاب ثاقب اثبات مین خلافت حضرات خلفاء اربعہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے مسودہ کیا تھا اور وہ بذمہ بعضے عزیز اپنی جہت صاف کرنیکے رکھا تھا اتفاقا
بکشش آپ دانہ بملازمت کثیر الافادت امیر کبیر رئیس باتوقیر جناب راجہ سید عطا حسین صاحب
بہادر دام اقبالہ و زاد اللہ حشمتہ کہ خلف الصدق جناب راجہ سید عنایت حسین مرحوم ابن جناب

راجہ سید دیدار حسین مغفور ابن جناب راجہ سید فخر الدین حسین مبرور ابن جناب راجہ سید غلام حسین
نور اللہ مرقدہ ابن جناب راجہ سید خلیل محمد برد اللہ مضجعہ ابن جناب راجہ سید محمد سعید موسوی
ترمذی قدس اللہ اسرارہ کہ رئیس نامی و امیر گرامی قصبہ کھگڑہ منضمہ مضافات ضلع پورنیہ کے ہین
بعہدہ درس گوئی شرف بار پایا پس از ایک سال جب قصد وطن کیا اور دوستان ساکنان کلکتہ
لی ملاقات کو گ [illegible] بعد بعضے تلمیذ پر تمیز کے چھاپا ہوا پایا اگرچہ بنظر ثانی قابل محو و اثبات کے
تھا [illegible] کامل تصحیح نہونیکے کچھ خاطر خواہ فقیر کا نہوا معہذا چند نسخے ہمراہ لائے
اور یار [illegible] کو تحفہ دیے رفتہ رفتہ گوش مبارک مین والی ممدوح کے بھی پہنچا
تب رائے عالی نے یہ اقتضا کی کہ بمحاورہ اردو ترجمہ کیجیے تاکہ نفع عام ہووے اور جو اصلاح منظور
ہووے اوسمین دیجیے تا آپکا بھی کام دلخواہ انجام پاوے لہذا انشاء اللہ الامر شروع کرتا ہون مخفی نرہے
شہاب ثاقب فرع صواعق محرقہ شیخ ابن حجر مکی رح کا نصاب ترجمے کو اوسکے رجم روافض و
نوسجاہی اور چونکہ یہ رسالہ عقائد کے ایک باب بحث امامت مین صرف ہی اسواسطے
ہ اور چند فصلون اور خاتمہ کے لکھا گیا اور عبارت کتاب منقول عنہ ترک
[illegible] ن قت نہو وہم رسالہ بھی طول نہو کہ موجب ملال خاطر ہی اگر خواص وہ
ن باللہ التوفیق وبہ نستعین مقدمہ جاننا چاہیے کہ آدمی تابع نقل
بالغ [illegible] ہتا ہی خیال اپنے باپ یا اور دوسرے بزرگون کے اونسے موافق کام کرتا ہی پھر بالغ
ہر اذ ہوکے پلے کو نقل کے پلے سے تولتا ہی اور اگر برابر دوسرے آدمی کے پاتا ہی تو عمل کر
ن عقل اوسکی دوسرے کے مخالف ہی ممکن نہین کہ ساری خلائق گمراہی پر
ر بلکہ خداے تعالی سے مانگے کہ تمیز درمیان حق و باطل کے وہ اپنی عنایت
ب نجات ہی سواے اسکے باعث خطرہ ہی تفصیل اسکی یون ہی ہرچند کتابین
علم کلام و عقاید لی عربی و فارسی مین جیسے شرح مواقف اور شرح مقاصد اور شرح عقائد اور
شرح فقہ اکبر اور ازالۃ الخفا اور تحفہ اثنا عشریہ اور منتہی الکلام اور تکمیل الایمان وغیرہ تصنیف

وتالیف ہوچکین ہین مگر ہم آدمی ہین بعضے بہ سبب نجاننے علم عربی کے اور بعضے بوجہ عبارت طویل کتب
فارسی کے اوس سے بے بہرہ رہتے ہین کسیکو دہریہ کا مذہب اچھا معلوم ہوتا ہی کوئی حضرت موسیٰ عم کا
دین پسند کرتا ہی کوئی حضرت عیسیٰ عم کا اور بعضے کسان کتابین تواریخ بجہت عبارت سلیس و نشب
سامنے رکھتے ہین اور درمیان اصحاب حضرت خاتم النبیین صلعم کے جنگ و رلڑائی دیکھکے خواہ راہ
رفض یا خروج کا پکڑتے ہین یا کوئی ازراہ جبلی یا بقول حکماے براہمہ طریق جبر یا قدر کو اختیار کرتے ہین
مجکو اس باب مین جو توفیق ایزدی نے فتح باب کی ہی سو لکھتا ہون آول شرطیہ ہی کہ ایمان مین کسی کی
تقلید نکرے مثلا یون نکہے کہ مین مؤمن اسواسطے ہون کہ میرے بزرگ مومن تھے یا فلان شخص
مومن ہی اسلیے مین بھی مومن ہوان بلکہ کہنا چاہیے کہ مین مومن برحق ہون آور اپنے علم اور
تیقن سے جانتا ہون کہ خدائے تعالیٰ یکتا ہی اور پرستش کے لائق اگر خدا ایک نہوتا تو دنیا ہرگز قائم
نرہتی کیونکہ ایک ملک مین دو بادشاہ جب انتظام اپنے اپنے رکھ نہین سکتے پس کس طرح دو خدا
زمین و آسمان کو برپا رکھتے مثلاً ایک حاکم چاہتا کہ ابھی پانی برسے اور دوسرے کی یہ منظور نہوتا تو تمام
سارا کارخانہ بگڑ جاتا جب اسقدر معلوم ہوا تو یہ بھی دریافت کرنا پڑا ہیے کہ معجزہ حضرت موسیٰ عم ید بیضا
تھا اور معجزہ حضرت عیسیٰ عم زندہ کرنا مردے کا اور معجزہ اوپر ختم نبوت آنحضرت صلعم کے قرآن مجید
و فرقان حمید ہی یعنی خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب جنھون نے کسی سے دنیا مین سبق تک نہ پڑھا نازل
فرمایا اور اوسکے معنی اونکی زبان مبارک سے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کرا دیا
کہ اوس زمانے کے سارے علم والے عاجز رہے اگر قرآن آسمانی کتاب نہوتا اور اوسمین آنحضرت
صلعم کو کچھ تغیر و تبدیل کرنی پہونچتی تو ہرگز جن آیتون مین حضرت صلعم کی شان تنبیہ ہی اوسکو
مٹا دیتے کیونکہ بعید از عقل ہی کہ آدمی اگر خود کوئی کتاب بنالے یا کسی بادشاہت او سکو سند
پروانہ ملے اوسمین کسی طرح کی برائی مندرج کرے یا حسب طاقت اگر اوسمین ہند سے برائی مٹا سکے
تو مٹا دیوے جب یہ بات نہین ہوئی تو بیشک قرآن فرمان بڑے حاکم عالیشان کا ہی ماننا چاہیے اور
اوسکو سچ جاننا جب ایمان بخدا و قرآن ثابت ہوگیا اب قرآن جو فرماد خدا ہی اوسے آنحضرت

صلعم کی ختم نبوت پر دلیل مضبوط ٹھہری قرآن مجید مین اللہ جل شانہ نے یون فرمایا ہی سورۂ فتح کے اخیر مین
کہ محمد رسول اللہ کا اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہین کافرون پر بڑے سخت ہین اور مومنون پر رحم کرنے
والے تم پاوگے اونکو رکوع اور سجدہ کرنے والے اور چاہنے والے مرضی اور خوشی خداوند تعالی کی اور دیکھوگے
اونکی پیشانی مین نور نشانی سجدے کی اونکی صفت ہی توریت مین یعنی جو صفتین مذکور ہوئین یہ
توراۃ مین ہین اور اونکی صفت انجیل مین جیسا کھیت ہی سو پھلے اوگے پر اپنی پھلی پر قائم ہوئے
پھر موٹا ہو کر ٹھہرے اپنی جڑ پر خوش معلوم ہوتا ہی صاحب کھیت کو تاکہ غصے مین لاوے اللہ تعالی اونکے
سبب سے کفار کو خدائے تعالی نے وعدہ کیا ہی واسطے اونکے آمرزش و مغفرت اور بڑی مزدوری کا
(فائدہ) دین اسلام بہ سبب بیان حضرت ابوبکر صدیق بطور کھیت اوگا پھر حضرت عمر فاروق سے اپنی
پھلی پر قائم ہوا اور حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ سے موٹا ہو کر ٹھہرا خوش معلوم ہوتا ہی صاحب
کھیت کو یعنی خدائے جل شانہ اور رسول صلعم کو مین اب تشبیہ عقلی دیتا ہون کہ دین اسلام ایک
...رار دیا جائے اور جیسے حواس خمسہ یعنی سمع و بصر و ذوق و شم و لمس ہی اصحاب کبار کو
وے اگرچہ بظاہر ... کو تفضیل ہی ولیکن سمع کی فضیلت کو محقق لوگ مان گئے ہین کیونکہ
ہی اوسکو دیدہ کان کے تعلیم ہو سکتی ہی مگر بہرے کو ہرگز نہین ایسے ہی سب جو اس دین سیکھو
لم ... سا چاہیے یعنی سننا اور دیکھنا اور چکھنا اور سونگھنا منحصر حضرات خلفاء اربعہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین ... بر سائر اصحاب رضی اللہ عنہم کے مقتصر کہنا چاہیے لیکن ازواج مطہرات
... باطنہ ہین اگر کسی شخص کے حواس ظاہری یا باطنی مین کچھ خلل ... جب
... دیسا ہی اگر اصحاب کبار مین سے کسیکو مانے اور کسیکو نہین یا ...
... اہلبیت طاہرات بعض کو مانے اور بعض کو نہین تو وہ کامل ایمان نہوگا اب مسئلہ
جبر و قدر سننا چاہیے کہ دنیا ایک خدا کا باغیچہ ہی جس مین طرح طرح کے میوہ دار درخت لگائے ہین اور
نوع بنوع پھولون کی کیاریان جمائی ہین اور اپنی مرضی سے انسان کو حکم تصرف عطا فرمایا مگر بسبب
کسی امر باریک کے بعض چیز سے منع کیا جیسے گل سورمی کو نہ توڑے یا خوشہ انگور سیاہ کو نہ چکھے

اب اگر انسان منع نہ مانے اور وہ کام کرے تو مستحق عذاب ہوگا اور اگر حکم الٰہی سے بکار کر بازرہے تو ثواب
پائیگا اس صورت مین انسان بے ادبی کرکے کہہ نہیں سکتا ہی کہ مین نے پھول توڑا اور انگور نہ اوٹھایا کیونکہ
میرے ہاتھہ و پیر مین طاقت نہ تھی تو نے مجھے قوت رفتار دی ہی یہ اوسکی کمال جہالت کی بات ہی کہ مزدور خود
پاوے اور مالک کو اپنے کام کی نسبت بتلاوے اس مقام مین بعضے خوش فہم اعتراض کرتے ہین کہ اگر خداوند تعالی
کو منظور نہ تھا تو کاہنکو پیدا کیا جواب اوسکا یہ ہی جب آدمی بیمار ہوتا ہی تو طبیعت اوسکی وہ چیز چاہتی ہی
کہ جس سے اوسکو ضرر ہووے اور طبیب اوسکو کڑوی دوا دیتا ہی جب آدمی اپنے ہمجنس کی حکمت سے
آگاہ نہیں تو حضرت حکیم علی الاطلاق کی حکمت کو کیا جاننا چاہتا ہی حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رح سے
[illegible] کس
کام مین رہتا ہی چونکہ سائل ایک بلندی پر سے سوال کرتا تھا امام صاحب نے فرمایا جواب دینے والے کو
بلند مقام پر ہونا چاہیے سائل اوتر آیا امام صاحب نے بلندی پر جاکے فرمایا کیا پوچھتا ہی سائل نے
کہا آگے خدا کے کون چیز تھی امام صاحب نے جواب دیا فن حساب مین قبل ایک کے کوئی عدد صحیح ہی
کہا نہیں امام صاحب نے کہا جب مجاز مین نہیں حقیقت مین کس طرح پاوگے خدا کے نور کا مونہہ
کس طرف ہی جواب دیا آفتاب و مہتاب کے نور کا مونہہ کسطرف ہوتا ہی خداے تعالی رات دن کس کام مین
رہتا ہی فرمایا تم ایسے دہریہ کو مقام بلند سے اوتارتا ہی اور مجھسے موحد کو چڑھاتا ہی قصہ کوتاہ اگر
کوئی نظر [illegible] کرے تو اوسکو ہزارون دلیل حاصل ہوجائین وگرنہ ابوجہل کو معجزہ نبوت کا کارگر
نہوا [illegible] کیا [illegible] اسیواسطے کہتے ہین کہ ابوجہل کعبہ سے کافر [illegible] حضرت ابراہیم
بت خانہ سے [illegible] اسلام سے اون ماننے تک ہزارون آدمی مشرف بایمان و عرفان ہوے
اور بہت سے کافر اور سرکش رہ گئے وقت بحث و تکرار ساتھ علماے حق کے ہٹ دھرمی جہل مرکب
کی حکما [illegible] جہل بسیط کا علاج قبول کرنے کے قائل ہین لیکن جہل مرکب کی دوا نہین ہی
آنحضرت صلعم کے پاس ایک اعرابی آیا اور علم توحید پوچھا آپنے فرمایا تو جان بجان خدا دیکھتا ہی
[illegible] مجھے کچھ درکار نہیں ہے ایسا ہی کسی نے جبر و قدر پوچھا آپنے فرمایا

جو ذرہ بھر نیکی کریگا اوسکو پاویگا اور جو ذرہ بھر بدی کریگا اوسکو دیکھیگا تو شخص خوشی سے مست ہو گیا

آغاز مقصد

جب تمہید سے مقدمے کے فراغت ہوئی اب معلوم کرنا چاہیے کہ بعد انتقال حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کے باب مین روافض و خوارج خوب بحث کرتے ہین روافض کہتے ہین امام برحق وصی مطلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اونکی گیارہ اولاد تا حضرت امام زمان قائم و حجت مہدی رضی اللہ عنہ کہ بارہ ہوتے ہین انھین کا حق خلافت تھا تمامی صحابہ بعد وفات آنحضرت صلعم دین سے پھر گئے اور حق تلفی کی مگر چند آدمی اپنے دین و ایمان پر قائم تھے یعنی سلمان فارسی و مقداد و اباذر غفاری وغیرہ رضی اللہ عنہم اور دلیل لاتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موضع غدیر خم مین سامنے ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی صحابہ کے خلافت بخشی تھی اور جسوقت آنحضرت تبوک کی لڑائی مین تشریف لیجاتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا تھا تو خلیفہ ہے میرا جیسے حضرت ہارون عم حضرت موسی عم کے خلیفہ تھے اور آنحضرت صلعم نے مرض موت مین کاغذ وصیت نامہ لکھنے کو مانگا تھا وین مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مانع آئے کہ آنحضرت صلعم نے شدت مرض سے ہذیان فرمائی ہے ہملو کتاب اللہ بس ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سب پر غالب تھی صحابہ امیر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین ارث حضرت سیدۃ النسا چھین لیا باوجود گذارنے شہادت کے دعوی نامنظور کیا اور حضرت مین دختر حضرت بتول ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو زبردستی غصب کر لیا انہ نے اپنی خلافت مین قرآن شریف مین جتنی آیات حضرت علی کرم اللہ ... رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وصف مین تھین مہاجرین انصار کے نام ... مین جب تمامی بدلنا دشوار ٹھہرا قرآن کو جلا دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی عایشہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کو آنحضرت صلعم کے روضہ مبارک مین دفن کرائین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کو روضہ مبارک مین دفن کرائین اسیطرح

ظلم و تعدی کرتے رہے اور اہل حق کو حق پانے سے محروم کیا خوارج حضرات خلفائے ثلثہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت مانند سنت و جماعت کے قبول کرتے ہین جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لڑائی کرتے پایا اپنے کو اطاعت سے خلیفہ کے الگ کر لیا بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو برا کہنے لگے اور اونکے پیروان جو شیعہ کہلاتے ہین اونکو کافر جانتے اور لوٹنا مال کا اور غلام و لونڈی کرنے انکی زن و فرزند کے موجب ثواب سمجھتے اور ہمیشہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اونکی اولاد کے دشمن ہین الغرض بہیسا روافض اصحاب اخیار و ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دیوین خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اونکی زوجہ طاہرہ و اولاد پاک کو برائی سے یاد کرتے ہین اگر کوئی انکا وصف کرے تو ناخوش ہوتے ہین چنانچہ امام نسائی رح محدث سنت و جماعت کے ہاتھ سے نواصب شام کے باعث منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے شہید ہوئے اور کہانتک حسد کو انکے بیان کرین فرقہ سنت و جماعت جو سیدھی راہ پر چلتے ہین اور افراط و تفریط سے بچتے وہی کہتے ہین خلافت آنحضرت صلعم نے اپنی عین حیات مین نہ کسیکو عطا فرمائی اور نہ بعد موت کسی کے واسطے وصیت کی اگر یہ امر ہوتا تو کسی خلافت پاتا۔ اور یہ خم جو آنحضرت صلعم نے وقت لوٹنے مکہ معظمہ سے بسوئے مدینہ منورہ کے خطبہ پڑھا تھا بلفظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکا مین دوست ہون علی اسکا دوست ہی غرض نہی ہی کیونکہ اگر یہان لفظ مولا بمعنی آقا و منتہ کے لیا جاوے تو الفاظ مخالف پڑتے ہین اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ یعنی بار خدا دوست جانے علی کو اور تو دشمن جان جو دشمن جانے علی کو اگر یہانا ہوتا کہ علی اوسکا سردار ہو اس سے خلافت بعد موت آنحضرت صلعم کیونکر ثابت ہو آنحضرت صلعم نہایت صاف بیان کرنے والے تھے بلکہ آپنے آدمی کی سمجھ سے اونچا بات اور خود ایسا کیون فرماتے صاف یون کہنا تھا ایھا الناس اعلموا ان علیا ولی الامر علیکم من بعدی یعنی اے لوگو جانو تم کہ ہر آئینہ علی میرے پیچھے تمھارا سردار ہوگا خیر اگر غدیر خم مین

خلافت عنایت ہوگئی تھی اپنی مرض موت مین کاغذ طلب فرمانا اور کہنا کہ تمہارے واسطے کچھ لکھون
تاکہ میرے بعد گمراہ نہو یہ کیسی بات ہی مثلاً ایک شخص حالت صحت مین کوئی چیز ہبہ کرے اور قبض
نہ کراوے پھر اوسی چیز کو اپنے مرض موت مین شخص مذکور کو وصیت کرے تو یہ وصیت ہبہ سابق کو
روکریگی اور مانند تمامی تصرفات کے تہائی حصہ سے جاری پاویگی اس سے تو روافض کا مطلب فوت
ہی او جو کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سب پر غالب تھی یہ سراسر جھوٹ ہی آنحضرت
صلعم کے سامنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کوئی کم رتبہ نہ تھے علی الخصوص جب سے عبد اللہ
ابن مکتوم نابینا کے باعث آپ پر عتاب ہوا اور سورہ عبس نازل ہوئی تب سے آپ قوی سے
ضعیف کی خاطر زیادہ فرمایا کرتے اور جس وقت تبوک کی لڑائی مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مکان پر
چھوڑ گئے تھے یہی عبد اللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی کی امامت کا حکم دے گئے الغرض
وہ خلافت پوری نہ تھی کیونکہ اہل و عیال کی محافظت کرنی محض منظور تھی قصہ مختصر مورد حدیث کو
دیکھنا چاہیے چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہایت زاہد تھے اور بے روک آدمی کو کہدیتے اسواسطے
آنحضرت صلعم کو خلائق سے انکی الفت دلانی منظور تھی چنانچہ پس از تمام خطبہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کے ہلایا اور کہا بخ بخ لک انت مولی الکل یعنی خوشخبری ہو
تمکو کہ سب کے تم دوست ہو والا جانے بیعت کرنیکی تھی ایسا ہی جب تبوک کی لڑائی مین آنحضرت
صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے محافظت خاندان پر چھوڑ جانیکا ارادہ فرمایا حضرت امیر نے
بمقتضائے سن جوانی خانہ نشینی پسند نہ کی رنگ چہرے کا متغیر بحضور آنحضرت صلعم آئے اور کہا
آپ مجکو مکان پر چھوڑ جائیگا آنحضرت صلعم نے اوس وقت اونکی دلدہی فرمائی انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسی لکن لا نبی بعدی یعنی تم میرے خلیفہ ہو مانند حضرت ہارون عم حضرت
موسی عم کے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہین جب حضرت موسی عم کوہ طور پر گئے حضرت ہارون عم کو
خلیفہ کر گئے تھے پھر جب لوٹے وہ خلافت باقی نہ رہی اس مقام مین کوئی کہے کہ آنحضرت صلعم کو
کچھ لکھنا منظور ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیون خلاف حکم کام کیا مین کہتا ہون اسکا.

اسکو خلاف حکم نہین کہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ آپ کو تکلیف ہوگی اور قرآن کو نازل
ہوے تئیس برس ہو چلے ہین جب پر اب تک خوف گمراہی ہی ابھی ایک پرزہ کاغذ پر ہدایت نامہ لکھا
جائیگا یہ امت پر صرف مہربانی سے یاد ہی اور اوسکو خلاف حکم کہا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تنہا
نہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیون کاغذ پیش نکیا جبکہ حیات آنحضرت صلعم اونکو کیا خوف تھا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین باغ فدک چھین نہین لیا بلکہ بفحواے حدیث نحن
معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکنا صدقة یعنی ہم گروہ انبیا ہین نہ اپنی
پدری وراثت لیتے ہین اور نہ ورثہ کو وراثت دلائے جاتے ہین جو ترکہ ہو سو صدقہ ہے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کو وراثت نہ دلایا تھا اور یہ حدیث بحق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آیہ تورث سے خاص ہے
اور شہادت قبول نکرنی باعث عدم نصاب شہادت کے تھی اس مقام مین روافض کہتے ہین کہ باغ فدک
ندینے سے حضرت زہرا کو رنج ہوا اور موجب ملال انکا سبب وبال ہی کیونکہ آنحضرت صلعم کی جگر گوشہ
نہین ہین کہتا ہون یہ تو جگر گوشہ مجازی ہی جب کافرون نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے دامن
پاک مین تہمت زنا لگائی اور آنحضرت صلعم نے اس امر کی صفائی مین ایک مجلس منعقد کی جسمین مہاجرین
و انصار موجود تھے اور ہر شخص نے اپنے طور پر صفائی بیان کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا
کہ ایک عورت کے واسطے اجماع کرنا کیا ضرور ہے طلاق دیجیے اور دوسرا نکاح کر لیجیے سبحان اللہ
امر حق سے تو جگر مجازی جلے اور ایسی بات سے دل حقیقی بریان نہوے کہ ذات بابرکات حضرت نبی
کریم صلعم نہایت حریص عورت کی تھی اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے
نکاح کرنا چاہا تب درمیان ہر دو زن و شوہر کے کچھ بدمزگی درپیش آئی آپ نے خفا ہو کر مسجد
نبوی صلعم مین جا کر خواب فرمایا آنحضرت صلعم یہ ماجرا دریافت کرکے مسجد تشریف لے گئے
اور بخطاب ابوتراب پکارے اور مکان مین لائے بعد اوسکے خطبہ مین کہا ان فاطمة بضعة
منی فمن اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد اذا الله یعنی ہوش رکھو کہ فاطمہ میری
لخت جگر ہی جسنے اونکو اذیت دی مجھے اذیت دی جسنے مجھے اذیت دی خدا کو اذیت دی پڑھا

جسپر حضرت امیر رضی اللہ عنہ متنبہ ہوکر اوس قصد سے باز آئے اور جس شب کو آنحضرت صلعم نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو واسطے اداے نماز تہجد فرمایا کیا جواب دیا کہ انی لا نستطیع الا
ما کتب اللہ لنا یعنی ہم نہیں سکونگا مگر جو نماز فرض خدا کی ہے آنحضرت صلعم یہ کہتے ہوے مکان سے
باہر تشریف لاے وکان الانسان اکثر شيء جدلا ہر آینہ آدمی ہر چیز کو جھگڑتا ہے اور اپنے
نفع وضرر سے آگاہ نہیں اگر یا کہ امثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آیت قرآنی نازل ہوئی
تو روافض نہایت خوش ہوتے اور کہتے کہ موافق راے حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے طلاق دی
گئی تمثیلا توافق راے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہاں بیان کرنا بطور جملہ معترضہ کے ہے جب جنگ
بدر میں اکثر اہل قریش اسیر ہوکر آئے آنحضرت صلعم نے قیدیوں کے لیے مشورہ کیا راے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ اسپر ٹھہری کہ انسے فدیہ لیکے چھوڑا جائے اور راے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی اسپر قرار پائی کہ ہر شخص اپنے اپنے قرابتدار کی گردن اوڑائے یا قتل کرے چنانچہ آنحضرت صلعم اپنے
چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو ایساہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اپنے یگانہ کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے بھائی عقیل رضی اللہ عنہ کو آخر کار آنحضرت صلعم نے
راے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پسند فرمائی اور کہا تو مثل حضرت ابراہیم عم کے ہے کہ خدا سے
اپنی امت کی مغفرت چاہی اے عمر تو مانند حضرت نوح عم کے ہے کہ دنیا میں طوفان برپا کرادیا آخر کار
سب سے فدیہ لیکر چھوڑ دیا اور مہاجرین اور انصار سے وعدہ کیا کہ احد کی لڑائی میں اسیقدر آدمی
تم میں سے درجہ شہادت پاوینگے آیت تنبیہ نازل ہوئی ما کان لنبي ان یکون له اسرى
حتى یثخن في الارض الایہ یعنی نہیں جائز ہے نبی کو فدیہ لینا کفار سے آنحضرت صلعم اور سب
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین روئے اور فرمایا اگر عذاب آلہی نازل ہوتا تو سواے عمر رضی اللہ عنہ کے کوئی
نہ بچتا اور اوسی تاریخ کہا ینطق الحق علی لسان عمر یعنی خداوند تعالی حضرت عمر کے بولنے
بولتا ہے یہاں کوئی ایسا نہ سمجھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معاذاللہ
باغ فدک جھوٹا سمجھا استغفر اللہ وہ قضیہ مثل اس قضیہ کے ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی

سے نے اپنی خلافت مین شریح کو قاضی کا عہدہ دیا تھا اور آپکے ساتھ ایک یہودی کا معاملہ پیش
ہوا سامنے قاضی کے آپ نے کہا مین نے یہ جبہ گرو رکھا تھا اور اوسپر دو شاہد ہین ایک حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ دوسرا قنبر میرا غلام آزاد کیا ہوا اور یہودی نے کہا یہ جبہ میرا ہی قاضی
شریح نے بیٹے کی گواہی باپ کے لیے قبول نکی اور قنبر شخص واحد ہی اوسکا کہنا فائدہ ندیا جبہ
ہاتھ مین یہودی کے تھا اوسیکو دلایا یہودی آئین مسلمانی مین ایسا انصاف دیکھکر
مؤمن ہوا اور جبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو واپس کیا حضرت امیرؓ نے اوسکو ایک گھوڑا بخشا وہ
آپکے ساتھ تھا حتی کہ جنگ صفین مین شہید ہوا قول فیصل یہ ہی کہ حضرت امیر رضی اللہ
عنہ نے اپنی خلافت مین باغ فدک کیون نہین لیا روافض کہتے ہین اہانت سے نہین لیا
شیر کبھی لومڑی کا جھوٹا نہین کھاتا ہی مین کہتا ہون حضرت امیر نے خلافت منصوبہ کو
کیون لیا شاباش اوپر حضرت امام حسین شہید رضی اللہ عنہ کے کہ واسطے اپنی خلافت کے یزید
پلید سے مردانہ وار لڑے اور بخلاف اپنے والد ماجد کے ڈر کر مخالف کی اطاعت نکی اور جب مامون
خلیفہ نے حضرت موسی کاظم رضی اللہ عنہ کو باغ فدک چھوڑ دیا تو کیون اپنے بزرگوار کے برخلاف
قبول کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح صحیح
کیا تھا قصہ یون ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روز کہا کہ مین نے آنحضرت صلعم سے سنا ہی کہ تمامی
رشتہ و قرابت قیامت کے دن باقی نرہیگی مگر میرا رشتہ و قرابت اور مین آنحضرت صلعم کا
خسر کہلاتا ہون اگر تم مجھے اپنی دامادی مین قبول کرو تو میرا رشتہ و قرابت آنحضرت صلعم سے
مضبوط ہوجاے حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مین حضرت ام کلثوم کی نسبت اپنے
بھائی کے بیٹے سے کرچکا ہون چونکہ وہ طاہرہ صغیرہ تھی اور گاہ گاہ خلیفہ دوم کے گھر جاتی تھی اتفاقا
ایک روز انہین خلیفہ نے نہایت محبت کی اور پیشانی پر اونکے بوسہ دیا وقت چلنے کے پیچھے سے
ازراہ مزاح ساق کو پکڑ لیا اور کہا کہ اپنے باپ سے بیان کرنا کہ مین نے کیا کیا بعد اس حرکت کے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ولی ہوکر نکاح پڑھایا اسکو غصب بولنا صریح گالی دینا ہی جب

اس دنیا مین کسی ذلیل کو گوارا نہین بھلا جو شیر خدا ہین وہ کیونکر برداشت کرینگے اور اگر ایسے مقامات
تقیہ کو گنجایش دیجائے پھر کب انسان اپنی جرات دکھاتا ہی یعنی خلافت لی باغ فدک چھین لیا
اب ناموس پر دست انداز ہوا اب بھی آپ ڈر کر رہگئے اور حضرت خلفاے ثلثہ رضوان اللہ علیہم کا دور
تمام ہوا جنگ جمل مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا پر اور جنگ صفین مین حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ پر اپنی شجاعت و مردانگی کو کام فرمایا ایسا کبھی نہین چونکہ تینون امر نہایت حق تھے
سکوت اختیار کیا اور امر ناحق سے الجھ گئے حالانکہ جب حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل
یاد کرتین بہت روتین اور جنگ مذکور کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ یاد کرکے نہایت افسوس
کیا کرتے تھے ایسا ہی جنگ صفین بھی مرضی شارع نہ تھی بلکہ اس باب مین امت کو ڈرایا تھا کہ
جو کوئی بیٹھا رہے وہ بہتر ہے کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر چلنے والے سے اور جو کوئی
پیادہ ہو وہ بہتر سوار سے پوچھا آدمیون نے کہ یا حضرت فرمایئے ہم لوگ اوسوقت کیا کام کرین
ارشاد کیا اپنے کھیت کے کار مین مشغول رہنا یا مویشی کو چرایا کرنا پھر پوچھا اگر دشمن آنکر قصد
قتل کرے تو کیا کرین ارشاد ہوا کہ آدم کے بیٹے ہابیل مانند بن جاؤ آہ بھائی سنت و جماعت سواے
ملائک اور انبیا علیہم الصلوۃ و السلام کے دوسرے کو بے گناہ نہین جانتے اگر نفس امارہ کسی وقت
قابو پاکر کوئی حرکت سرزد کرا دیتا ہی تو فورًا نفس لوامہ ملامت کرتا ہی ان دونون لڑائی کو مثل خانہ
جنگی کے تصور کرنا چاہیے جیسا ماں اور بیٹے سے اور بھائی بھائیون سے چنانچہ اگلی امت مین بھی ہوچکا
ہی حضرت موسی عم جب کوہ طور سے لوٹے قوم کو گوسالہ پرستی مین پایا غصہ ہوکر اپنے بڑے بھائی
حضرت ہارون عم کے سر کے بال اور داڑھی پکڑ کھینچا اور برادران حضرت یوسف عم نے انکو کسقدر
تنگ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین قرآن شریف کی آیہ منسوخہ جب
آدمیون کو لڑتا پایا خود حافظ قرآن تھے اور حفاظ کو بلا کے سات جلدین قرآن شریف کی نقل کراکر
اور قلمرو اسلام مین روانہ کین اور باقی آیات متنازعہ فیہا کو جلا دیا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے قرآن لینے مین جو سختی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلامون نے کی تھی وہ

سوا امور سیاست ریاست سے تھی جیسے حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین ایک شخص
لوطی کو جلا دیا اور برادر حقیقی حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کو اسقدر ناخوش کیا کہ وہ حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ سے جا ملے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن سوز کہنا بیجا ہے جان سوزی سے
کیا قرآن سوزی سنت ہے اور اگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انسے ناخوش ہوئے
تو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ حضرت خلافت پناہ امارت دستگاہ سے کیون بگڑے حضرت
ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے مکان سکونت پر بحین حیات آنحضرت صلعم مالک
ہوئی تھین بلکہ سارے ازواج مطہرات کے بیوت جدا جدا تھے چنانچہ آیہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ
یعنی تم بیبیان آنحضرت صلعم کی ہو اپنے اپنے گھرون مین دلالت موجود ہے اور دفن کرانا
حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا اوسمین باشارۂ مضمون حدیث کے ہے فرمایا آنحضرت
صلعم نے کہ روز قیامت مین ہم و ابوبکر و عمر ایک ساتھ چلینگے اور دوسری روایت مین ذکر
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہے یہی سبب ہے کہ روضۂ مبارک کی جگہ خالی ہے نہ خلیفۂ ثالث کو
ملی ناحق باغی لوگ مانع آئے اور نہ خلیفۂ چہارم کو ملی بلکہ جسن ناقہ پر لاش سوار تھی کوفے سے
مدینہ کیا آویگا بھاگ کر مقام نجف مین ایسا بیٹھا کہ پھر اوسکا ہلانا مشکل پڑا ناچار وہین دفن ہوے
جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ شہید ہوے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روضۂ مبارک مین دفن کرنے کے لیے اجازت چاہی حضرت ام المومنین نے
دستوری دی مگر مروان بن حکم او وقت حاکم تھا اور بقرابت خلیفۂ ثالث ہرگز راضی نہوا کہ حضرت
خلیفۂ ثالث رضی اللہ عنہ جنت البقیع کے باہر رہین اور حسن کو بین روضۂ مبارک مین دفن ہونے
دون قریب تھا کہ دونون طرف خونریزی ہو مگر صلاح وقت ٹھہری کہ جنت البقیع مین دفن
کرائیے اور جو کچھ تقدیر کو کرنا تھا کیا اور یہ سب بہانہ ڈالا ایسا ہی انکے سب طعن و تشنیع کے جواب
مطولات مین آنحضرت صلعم کی اولاد بطن سے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی چار
لڑکیان اور دو لڑکے تھے حضرات رقیہ کلثوم اور زینب اور فاطمہ اور طیب طاہر اور قاسم رضی اللہ عنہم

اور بطن سے جاریہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے
روافض سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسیکا نام نہین لیتے اور ازواج مطہرات مین سے
صرف حضرت عایشہ وحفصہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے کو برائی سے یاد نہین کرتے اگر کہین کہ
ہم بداد مظلوم پہونچتے ہین جواب اوسکا یہ ہی کہ سنت وجماعت بداد حضرت عایشہ وحفصہ رضی اللہ
عنہا کے مستعد ہین اور محبت اہلبیت رضوان اللہ علیہم نہایت رکھتے ہین سنی کی محبت کو
چندروز بعقیدہ خوارج در آکر دریافت کرنا چاہیے کیونکہ زبان تیزی کار زنان و دست درازی
پیشہ مردان ہی اسواسطے لکھا گیا ہی کہ شیعہ اس امت مرحومہ کی عورت ہی چونکہ عادت جبلی
عورتون کی نقصانی عقل و دین ہی اور اپنے مخالف مزاج کو گالی دینی علی الخصوص وہ بروے
جنکی صفت کرین اور غیبت مین اونکو بد کہین اور جھوٹ بولنا اونکو محض آسان ہی افترا اور
بہتان انکا ایمان ہی اور چشمک مارنی انکا کام اور موہنہ چڑھانا آخر انجام ہی اور یہ سب خصلتین
روافض مین موجود ہین اصل حال خلافت یہ ہی کہ جب آنحضرت صلعم کو مرض کی شدت ہوئی
آپنے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہو اپنے باپ کو امامت مسجد کرے حضرت عایشہ
صدیقہ رض نے جواب دیا کہ باپ میرا نہایت نرم دل ہی آپکے مقام امامت مین قائم نہین ہو سکینگے
آنحضرت صلعم نے فرمایا تو ناقص العقل ہی مثل زنان مصر کے جو یوسف علیہ السلام کو سمجھاتی ہین
مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوب جانتا ہون کہو کہ امامت کرے مسجد مین پھر حضرت عایشہ
رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ اپنے باپ عمر رضی اللہ عنہ کے
لیے استدعا کرے چنانچہ اونھون نے امامت کرنے کی اجازت چاہی آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ نہین ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت کرے الغرض حسب فرمان والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
مسجد نبوی مین امامت کی آنحضرت صلعم نے دروازہ حجرہ مبارک جو بطرف مسجد نبوی تھا
کھولا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کرتے دیکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پس پا
ہونا چاہا کہ شاید خود بذات شریف امامت فرمائینگے آنحضرت صلعم نے باشارہ دست مبارک

حکم ادائے نماز فرمایا اور بزیر لب تبسم کیا اور دروازہ حجرہ بند کر لیا ہر گاہ روح مبارک آپکی مقبوض
ہوئی صحابہ رضوان اللہ علیہم نے درباب دفن و نماز جنازہ اختلاف کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے کہا مین نے آنحضرت صلعم سے سنا ہی کہ ارواح انبیا علیہم السلام جس مقام پر قبض
کی جاتی ہین اوسی جگہ مدفون ہوتی ہین اور ہر شخص نے جدا جدا نماز جنازہ پڑھکر حجرہ مبارک مین
دفن کیا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد اوسکے سقیفہ بنی سعد مین مشورہ
خلافت کیا انصار کہتے تھے کہ ایک شخص امیر ہم مین سے ہو اور مہاجرین مین سے ایک شخص
امیر ہووے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم مین سے کوئی ہی کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ پر امامت کرے کیونکہ وہی بحضور پرنور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
امامت کی ہی علاوہ کسی لڑائی مین انصار کو امیر لشکر آنحضرت صلعم نے نہ بنایا ہمیشہ انصار
معاون ہے اسی بات پر خلافت اوپر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قرار پائی اور اجماع اکثر
صحابہ سے منعقد ہو کر بیعت بدست اونکے ہوئی قبل اسکے عدم عداوت درمیان صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے تمہید مقدمہ مین لکھ چکے ہین اب واسطے تائید انعقاد اجماع کے لکھتے ہین کہ اللہ تعالی
جل شانہ اعلم برہانہ نے اس امت مرحومہ کو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنی ہو تم نیک گروہ ازل سے ابد کیطرف
لائے گئے ہو تم کرو گے نیک کام مین اور باز رہو گے برے کام سے توصیف فرمائی اور اگر صحابہ
رضی اللہ عنہم سے خلاف اوسکے ظہور مین آوے معاذ اللہ عزوجل جناب باری نعوذ باللہ لازم آوے
اور یہ محال ہی لیکن روافض کو کچھ پروا نہین کہ وہ بدا کو جناب الہی پر جائز رکھتے ہین اور
تقیہ کو حضرات انبیا علیہم السلام پر واجب جانتے ہین اور حضرت مخبر صادق صلعم نے فرمایا
لا تجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی امت میری اجماع گمراہی پر نکریگی پھر اجماع انکا
قبول کرنا متحتم ہی اگر نعوذ باللہ صحابہ رضوان اللہ علیہم مرتد ہو جاتے تو خداوند تعالی سبحانہ
اپنے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ یعنی اے لوگو ایمان
والے جو تم مین سے مرتد ہو جائے اپنے ایمان سے اللہ تعالی اونپر لائیگا ایک گروہ کو کہ دوست رکھے
عاجزی مومنون سے اور غلبہ اوپر کافرون کے غرور اونپر کسیکو بھیجتا اور بدست اونکے قتل کراتا
جب ایسا ہوا تب خلافت انکی صحیح جاننا چاہیے اور ایمان اونکا قائم ماننا ورنہ خداوند تعالی کا
خلاف وعدہ ثابت ہوگا اور تحقیق وہ وعدہ خلاف نہین ہی جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کی خلافت درست ٹھہری اونھون نے اپنے مرض موت مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ
مقرر کرکے ایک عہدنامہ لکھا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دستخط چاہا تمامی صحابہ نے
دستخط کیے اور وہی دستخط قائم مقام بیعت ہوے اجرلے کار خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
اور کثرت فتح اونکی کتب تواریخ سے ثابت ہی حاجت دلیل و برہان نہین اونھون نے بدست ابولولو
مجوسی کے جو واسطے کم کرانے اپنے خراج کے آیا تھا اور خلیفہ ثانی نے کم نکیا گوشہ مسجد مین
وہ شقی بیٹھا رہا وقت نماز صبح رکعت اولی شکم مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چھری
ماری اور چاک کیا آپ بیہوش گر پڑے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہوکر
نماز تمام کی اور قاتل کا قصد گرفتاری کیا اوسنے اور چند کس کو زخمی کیا آخرش ہر تہ ہلاک
ہوا خلیفہ ثانی کو مکان پر اونکے لائے جو کچھ پلاتے تھے از راہ جراحت نکل آتا تھا اوسی حالت مین
شہید ہوے اور خلافت کو درمیان چھ آدمی صحابہ جلیل القدر یعنی حضرت عثمان ذی النورین
اور حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور
عبد الرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چھوڑی تب سے روافض ابولولو کو
بابا شجاع الدین کہتے ہین اور بجاے عید الفطر عید غدیر جو سا بق بمادہ عطاے خلافت گذرا
اور بمقام عید الاضحی عید شجاع کرتے ہین اور ایسا ہی غدا ج روز شہادت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو عید جانتے قصہ کوتاہ و پس از مشورہ و ثالثی خلافت
اوپر حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے قرار پائی وہ اپنی خلافت مین مروان بن حکم کو جو

قرابت اونسے رکھتا تھا اور امور ریاست مین ہوشیار تھا باپ کو اوسکے آنحضرت صلعم نے
باعث آمیزش بامنافقین شہر بدر کیا تھا اور خلیفہ اول و دوم بھی اوسکو دور دور رکھا کیے
خلیفہ ثالث نے اوسے بلا لیا اور تمام کار خلافت مین زیر و مشیر کیا اور خود بذات شریف سے
کم توجہ بامور خلافت فرمائی بہت رعایا ہاتھ سے مروان کے تنگ آئی اور حضرت خلیفہ چہارم
داد خواہ ہوئے کہ خلیفہ ثالث مروان کو معزول کرین لیکن چونکہ اوسی حیلے سے حضرت ذی النورین
رضی اللہ عنہ کی شہادت ہونی تھی کب اثر پذیر ہو چنانچہ رعایائے مصر باغی ہو کر قصد خون
مروان کیا و باعث حمایت اوسکے خلیفہ ثالث کا بھی کیا اور محاصرہ کر رکھا حضرت محمد بن ابی بکر
رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفہ ثالث سے شکایت عدم یاری زمانہ کہکے کسی قسم کا روزگار طلب کیا
خلیفہ ثالث نے حکم نیابت دمشق عطا فرمایا اور مروان کو واسطے لکھنے سند کے اجازت دی
مروان عداوت مستمرہ پوشیدہ رکھتا تھا سند مین بجائے لفظ فاقبلوا کے فاقتلوا لکھکر مہر خلیفہ سے
مزین کیا اور حوالہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے کیا اور پوشیدہ دوسرا خط بنام رعایا
دمشق کے لکھا اور اپنے غلام کو سانڈنی پر سوار کر روانہ کیا حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما
اس ماجرے سے ناواقف روانہ دمشق ہوئے اور اثنائے راہ مین عبداللہ بن سبا یہودی سے
ملاقات ہوئی وہ غلام مروان سوار ہو کر ملا اوس سے پوچھا اونھون نے پہلے کچھ جواب نہ دیا آخر
اپنا دمشق جانے کا قصد بتایا حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو شبہہ ہوا اور غلام مذکور سے
تلاش کی ایک خط خاص مروان کا پایا اور اوسکو کھولنے سے ارادہ قتل کرنے کا صاف
دیکھا تب حسب صلاح عبداللہ بن سبا اپنی سند کھولکر مطالعہ کیا اور نہایت متعجب ہو کہ
خلیفہ ثالث باوجود دعوی دوستی پدر میرے کے ایسا کام کرین خود مع عبداللہ بن سبا
و غلام مروان کو لیکے مراجعت مدینہ منورہ کی اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے
داد خواہ ہوئے حضرت امیر نے خلیفہ ثالث سے ماجرائے خط و کتابت پوچھا خلیفہ نے جو قرار واقعی
تھا بیان کیا کہ درحقیقت ان باتون کی اونکو خبر نہ تھی چنانچہ یہ امر ہنوز طے نہ پایا تھا کہ باغیون کا

روز بروز غلبہ تھا اور حضرت خلیفۂ ثالث کو محاصرہ کر کے تیر و تفنگ برساتے تھے ہر چند غلامان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آمادۂ قتال و جدال ہوتے تھے مگر آپ منع فرماتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے آپکو بشارت شہید ہونے کی دی تھی چونکہ عبداللہ بن سبا جو رئیس فرقۂ روافض کا ہی قوم یہودی تھا اور منافقانہ طور پر ایمان لایا تھا اور اپنے کو ملقب بشیعہ علی کیا تھا حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو اغوا دیکر اور چند رفیقون کو ہمراہ لیکر از راہ نقب محل میں خلیفۂ ثالث کے گھسا شب کو خلیفہ تلاوت قرآن مجید مین مشغول تھے حضرت محمد بن ابی بکر نے پیش قدمی کر کے ریش مبارک خلیفۂ ثالث رضی اللہ عنہ کی پکڑی خلیفہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم میری عزت کیا کرتے تھے اور پدر بزرگوار تمھارے بھی مانتے ایسی گستاخی نکرو حضرت محمد بن ابی بکر کو تاب استقامت نہوئی لپسپا ہو گئے معاونان نے وقت فرصت کو غنیمت جانا اور خنجر تیز سے قصد خون کیا خلیفہ نے ہاتھ سے روکا مگر اول ضربہ سے بند دست جدا ہوا کلام قدیم کی آیۂ کریمہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یعنی پس کفایت کرتا ہی تمکو اللہ تعالی اور وہ سنتا و جانتا ہی پر خون ٹپکا آپنے فریاد و فغان نکی کہ مبادا خلعت شہادت سے محروم رہون جب حرم محترم خلیفۂ ثالث نے نعرے مارے اشقیا شہید کر کے راہ نقب سے بھاگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خبر ہوئی آپ نے واسطے محافظت کے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ و پسران حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کو واسطے محافظت کے متعین کیا تھا جلد بدر خلیفۂ ثالث پونہچے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سینے پر شدت سے دھکے مارے اور پسران طلحہ و زبیر کو بد کہا کہ تم کس کام کے لیے یہان متعین تھے اونھون نے بے علمی ظاہر کی کیونکہ راہ نقب سے کچھ آگاہ نتھے در باب تدفین خلیفۂ ثالث باغیون نے نہایت شورش کی یعنی روضۂ منورہ مین مجال کیا جنت البقیع مین بھی دفن ہونے کے روادار نہوے ناچار بیرون جنت البقیع کے دفن کیے گئے اور وہ خون ہنوز مصحف عثمانی مین موجود ہی اور اہل عرب اوسکی زیارت کرتے ہین خاقانی شیروانی نے اپنی کتاب تحفۃ العراقین مین لکھا ہی ع

عثمان چو بہ احمد اقتدا کرد ٭ نے بر سر گنج سر فدا کرد ٭ گلگونہ نمود خون عثمان ٭ بر روے محمد آیات

قرآن ہر دو خون مظہر چنان کہ بس + کالگونہ قدسیان نہ دیس + من بعد مصریان مست بعیت
بیعت کرنے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے پیش لائے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اہل حل و عقد
نہیں ہو یہ بات البتہ بدر والون کو سزاوار ہے او مراد اوس سے تاخیر کرنی امر بیعت مین تھی
باشندگان بدر کے حاضر آئے اور بیعت کی خبر قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حضرت ام المومنین
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جب پونہچی آپ نے حضرت امیر کو قصاص لینے کے واسطے پیغام
کیا اور دونون جانب سے اصرار حد کو پونہچا حضرت امیر کو قصاص لینے مین اوسوقت
امر بیعت مین فتور منصور ہوا علاوہ آپکے پاس قاتل شخص معین نہ ٹھہرا آدمیون نے حضرت
عایشہ صدیقہ کو بار بار قاتلون کی بے پروائی بیان کر کھینچی آخرش حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما
ذخیرہ او ہمراہ لیکے ارادہ مکہ معظمہ کیا اور شہر بصرہ مین پونہچے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ
واقع ہوئی بہت آدمی اوس جنگ مین مارے گئے اسیکو جنگ جمل کہتے ہین لشکر ام المومنین کو
شکست ہوئی اور حضرت امیر نے فتح پائی چونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثالث سے
یک جدی تھے اسلیے مقام صفین مین صف آرا ہوے اور قصاص خون حضرت عثمان رض کا چاہا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بڑی لڑائی ہوئی اور بعد از قتل لشکریان مصالحہ درمیان آیا ان
دونون لڑائی سے جو یہان مقام نہروان کے خارج اطاعت سے امام برحق حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے ہوگئے اور کہا ہمکو امام کی ضرورت نہین ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رض کو
حضرت امیر نے واسطے فہمایش کے اونپر بھیجا او تھوڑے آدمیون نے اطاعت قبول کی اور
بہت تحت ذوالفقار حیدر کے آئے اور منافقانہ طور پر بعضے ایمان لائے ازانجملہ عبدالرحمن
ابن ملجم نے حضرت امیر کو شہید کیا اور عبداللہ بن سبا جسکا ذکر سابق گذرا وہ پہلے تفضیل حضرت
امیر او خلفاے ثلثہ کے لوگون کو تعلیم کیا کرتا جب حضرت امیر نے عقیدے سے اوسکے مطلع
ہوکر اپنی خدمت سے نکالدیا تب حضرت امیر کو شریک ذات معبود کہکے لوگون کو بہکایا خلاصہ
یہ کہ اس زمانہ مین رافضی و خارجی دونون ظاہر ہوے اور ایسی خانہ جنگی اگلی امتون مین

ہو چکی ہی جیسا اوپر مذکور ہوا سنت و جماعت جنگ جمل کو ماں بیٹے کی لڑائی جانتے اور جنگ
صفین کو بھائی بھائی سے قضیہ سمجھتے ہین آنحضرت صلعم اِن فتنہ سے اشارہ فرما گئے ہین اور
اپنے اصحاب کا قصور پکڑنے سے منع فرمایا قال علیہ السلام خیر القرون قرنی ثم
الذین یلونہم ثم الذین یلونہم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی
یعنی فرمایا آنحضرت صلعم نے نیک زمانہ میرا زمانہ ہی پھر نزدیک اوس سے زمانہ پھر نزدیک اوس سے زمانہ
واسطے خدا کے میرے اصحاب کا عیب مت پکڑو بعد میرے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے
کسی نے اون دونون لڑائیون کا حال پوچھا آپ نے آیہ کریمہ سے جواب دیا تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی یہ گروہ تھے
کہ گذر گئے وہ اپنے کیے کی جزا پاوینگے اور تم اپنے کیے کی جزا پاوگے اور تم نہ پوچھے جاوگے کہ اونھون نے
کیون ایسا کام کیا تھا ۵ قلم از ان قصہ با خدا گذار بندگی کن ترا بحکم چہ کار حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت مین عبد الرحمن بن ملجم کو محتسب کوفہ مقرر کیا تھا ایک عورت نادر جمی
بنام قطام کوفے مین تھی ابن ملجم اوس پر عاشق ہوا اور اپنا وصال اوس سے چاہا معشوقہ نے کابین
اپنا سر مبارک حضرت امیر چاہا کیونکہ اوسکے باپ بھائی وغیرہ اقربا آپ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے
ابن ملجم نشہ شہوت سے مخمور تھا وعدہ وانق کیا اور تیغ زہر آلود زیر پیراہن چھپا کے منتظر کمین گاہ
وقت فرصت مین علی الصبح غنیمت جانکر ایک ضربت سخت سر پر حضرت شیر خدا کے مارا اور قصد
گریز کیا مگر گرفتار ہوا اور قصاص کیا گیا آنحضرت صلعم نے اس امر کی بھی خبر دی تھی ایک روز ذکر
حضرت صالح عم کی اونٹنی کا کیا کہ ایک شقی نے شتر صالح عم کو ہلاک کیا تھا واسطے ایک عورت کے
اور میری امت مین ایک شقی تر ہوگا کہ شیر خدا کے سر پر ایسی ضرب شمشیرماریگا جس سے داڑھی
اونکی سرخ ہوگی اور ویسا ہی وقوع مین آیا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو مکان پر
لائے اوسی زخم کاری سے شربت شہادت نوش فرمایا اون بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
کو مسند خلافت پر بٹھایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت پر تھے حضرت امام نے خلع

مناسب جانا اور قتل سے خلائق کو بچایا بدست حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیعت کی

اسمائے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	سال ہجری	ماہ	روز
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲	۵	۳
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۰	۶	۲۹
حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ	۱۲	۳	۳
حضرت امام علی کرم اللہ وجہہ	۴	۹	۳
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۳	۶	۳

فرمان والاشان آنحضرت صلعم الخلافة من بعدي ثلثون سنة یعنی خلافت بعد میرے تیس برس تک ہے صادق آیا اور مضمون حدیث تدور رحی الاسلام الی خمس وثلثين سنة یعنی چکی اسلام کی پینتیس برس تک پھرے گی از وقت ہجرت تا زمان رحلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شمار کرنا چاہیے کیونکہ بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پھر مدینہ منورہ میں خلافت نہ ہوئی اور فرمان آنحضرت صلعم الخلافة بالمدينة والملك بالشام یعنی خلافت مدینہ منورہ میں اور بادشاہی شام میں ظاہر ہوا کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تخت کوفے میں رہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا شام میں

وصل

قال عليه السلام لا يزال الاسلام عزيزا الى اثنى عشر خليفة كلهم من قريش یعنی فرمایا آنحضرت صلعم نے ہمیشہ اسلام غالب ہیگا بارہ خلیفہ تک اور سب خلیفہ قریش سے ہونگے بعضے سنت وجماعت مراد اس بارہ خلیفہ سے تمامی مدت عزت اسلام تا دامان قیامت پکڑتے ہیں اور خلفائے اربعہ وحسن ومعاویہ وابن زبیر وعمر بن عبد العزیز ومہدی عباسی وطاہر عباسی رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شمار کرتے باقی رہا ایک خلیفہ اونمیں سے حضرت مہدی آخر زمان رضی اللہ عنہ ہیں روافض اگر مورد اس حدیث کو دوازدہ

امام پر فرودلائین تعجب نہین ہی کیونکہ انکی عادت ہی کہ معنی قرآن و حدیث کو بگاڑتے ہین ہر گاہ حضرات ایمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خود خاندان مین بطور جامعیت اتحاد نہین پایا جاتا ہی اونسے عزت اسلام کسطرح ثابت ہوسکتی ہی در زمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرات عباس و عقیل رضی اللہ عنہما برخلاف رہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بمادہ صلح ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نہایت ناخوش ہوے اور فرمایا کہ اگر بھائی میری ناک تراش لیتے وہ بہتر تھا کیون معاویہ سے صلح کی حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام زین العابدین سجاد رضی اللہ عنہ سے یہانتک کہ نوبت ثالثی حجر اسود کی پہونچی اور حضرت زید شہید رضی اللہ عنہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے تا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ زمانہ مان خاندان سے اونکے ایک ایک مخالف صادر ہوتے گئے در باب وجود حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ہر فرقہ راے جدی جدی دیتے ہین اگرچہ فرقہ امامیہ قائل ہین کہ وے بخوف دشمنان پوشیدہ ہین اور وقت فرصت خروج فرماوینگے یہ بات انکی قابل سند نہین ہی کیونکہ اگر خود امام زمان معین و مددگار ہونے سے خروج فرماتے تو جسوقت ایران مین سلاطین صفویہ کا دور دورہ چلا اور ہندوستان مین نورجہان بیگم کا زمانہ تھا اونکے خروج کے لیے بہتر تھا کیونکہ جسقدر توپخانہ و آلات لڑائی درکار ہوتے سب میسر ہوجاتے اور اگر وقت خروج سے مراد بہتری اپنے پیرون کی منظور ہی وہ بھی گذر گیا جبکہ ما وراء النہر والے نے اہل خراسان خصوص مشہد مقدس کے مجاورون کو تنگ کیا اور چنگیز خان ہلاکو نے واد سفاکی و خون ریزی دی نکلنا آپکا عین مصلحت تھا پس خروج امام زمان محض وہمی بات معلوم ہوتی ہی جیسا در باب لاش حضرت امیر ہر فرقہ علیحدہ طور پر اعتقاد رکھتا ہی کوئی کہتا ہی آسمان پر ہی ابر اونکی سواری اور رعد آواز کوڑے کی اور کوئی کہتا ہی کہ اونٹ پر ہی اور مغلطہ اونکا یہ سبب پوشیدہ دفن ہونے کے مقام نجف مین جو قبر اسکی بنا ہی الغرض الحال سنہ بارہ سو ستانوے ہجری قدسی جاری ہی منتظر خروج کا کرتے ہین

سنت و جماعت کے نزدیک حضرت مہدی رضی اللہ عنہ غائب ہوکر بزمرۂ ابدال و اوتاد و قطب کے ملے
اور جو مہدی آخر زمان پیدا ہونگے وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے نام والد کا اونکے
عبداللہ ہوگا اور نام اونکا محمد سن شریف چالیس برس کو پونہچیگا درمیان مکہ شریف کے رکن
و حطیم کے بیچ طواف مین ندا آئیگی هذا خليفة الله مهدي یعنی یہ خلیفہ خدا کے مہدی رضی اللہ
عنہ ہین آدمی اونسے بیعت کرینگے وہ دنیا کو عدل سے پر کرینگے جیسی آگے اونکے ظلم سے پر تھی اور
مضمون حدیث إذا رأيتم الرايات السود من خراسان فاقبلوا عليها ولو حبوا
على الثلج فان فيها خليفة الله مهدي یعنی جب تم دیکھو خراسان کی طرف سے جھنڈا
سیاہ آیس کے بڑھو اوسکی طرف اگرچہ برف گھونٹنے سے جانا پڑے کیونکہ اوسمین خلیفہ خدا مہدی ہے
اس مہدیکو مہدی عباسی جاننا چاہیے کیونکہ یہ بات گذرگئی اور تعداد بارہ خلیفہ جو اسمین مندرج کی
بہ تحقیق صاحب صواعق محرقہ کے وگرنہ محدثین شراح حدیث شمار تمامی بارہ خلیفہ کے گئے ہین بلا تامل

فصل

جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلعم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ قریش تھے جدا علی آنحضرت صلعم کے عبد المناف چار فرزند رکھتے تھے ہاشم و مطلب و عبد الشمس
و نوفل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اولاد سے عبد الشمس کے اور حضرت جبیر بن مطعم اولاد سے
نوفل کے اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما اولاد سے مطلب کے اور بھی آنحضرت صلعم کی پھوپھی
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے در ایام جاہلیت و اسلام مین ہمیشہ تابع فرمان آنحضرت
صلعم کے رہے اور اطاعت سے حضرت رسول الثقلین صلعم کے کبھی منحرف نہوے اور قریش
تمامی اہل عرب کو ہمسر اپنا نہین جانتے اسواسطے آنحضرت صلعم نے اپنی دونون لڑکی حضرت
رقیہ و کلثوم رضی اللہ عنہما کو اپنے چچا ابو لہب کے دونون بیٹے عتبہ و ولید سے شادی کردی تھی
جب سورۂ کریمہ تبت نازل ہوئی ابو لہب نے اپنے بیٹون سے ناراض ہوکر طلاق دلوادیا اون
دونون نورین کو ایک بعد دیگرے آنحضرت صلعم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کردیا

اسیواسطے وہ ملقب ذی النورین ممتاز ہوئے اور ایسا ہی حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہما کا
نکاح حضرت سکینۃ الرباب دختر نیک اختر حضرت شہید کربلا رضی اللہ عنہ سے بعد ماجرائے کربلا
ہوا تمہارے روافض اگرچہ زیادہ ماتم و شیون کے لیے عین لڑائی کربلا میں اونکا نکاح حضرت قاسم
بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کے بیان کرتے ہین ایسا ہی ایمان ابوطالب پدر بزرگوار
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو سینہ زوری سے ثابت کیا چاہتے ہین اگر وہ ایمان دار ہوتا تو
آنحضرت صلعم حضرت عقیل کو جبکہ وہ جاہل تھے کل متروکہ لینے کا حکم نفرماتے کیونکہ درمیان کافر
و مومن کے وراثت نہین ہوتی وگرنہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ زیادہ تر مستحق تھے روافض مین
قاعدہ مقرر ہی کہ بڑے بیٹے متروکہ پدری بہ نسبت اور برادرون کے کچھ زیادہ پاتے ہین بلکہ وصی ہوتے
ہین اور غسل و دفن و کفن وغیرہ کرتے ہین سو حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے کچھ صدور مین نہین آیا
خدانخواستہ سنت و جماعت کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے دشمنی نہین ہی جو اونکے والد کو کافر کہتے
ہین یا بسبب ایمان دار ہونے باپ حضرات خلفائے ثلثہ رضوان اللہ علیہم کے حضرت امیر کو بھی زمرہ
اونکے داخل کرتے ہین نعوذ باللہ منہ ایمان ابوطالب کا نزدیک سنت و جماعت کے ثابت نہوا
البتہ ابوطالب آنحضرت صلعم کا نہایت غمگسار تھا بجاے پدر بزرگوار کے اور مثل ابولہب کے
دشمن نہ تھا سنت و جماعت باعث عدم ایمان کسی پر لعن واجب نہین جانتے ہین اور ابوطالب
کو مومن نہین مانتے شیخ نظام الدین گنجوی رح نے اس بیت مین عجب کنایہ مندرج فرمایا ہی
کہے با چنین گوہر خانہ خیز * چو بوطالبے را کنی سنگ ریز * اور شیعہ و سنی دونو فرقونکو اوسنے
راضی کیا ہی یعنی شیعہ سے شاعر کہہ سکتا ہی کہ مراد ابولہب ہی اور سنی سے بیان کر سکتا ہی کہ مراد
ابوطالب ہی مگر درباب ترتیب خلافت و فضیلت کے جو راہ چلے ہین سو شیعہ و سنی کسیکا
طریق نہین ہی البتہ کسی شخص نے جو فضیلت مین حضرت صدیق اکبر و حضرت امیر رضی اللہ
عنہما کے عربی عبارت لکھی ہی شیعہ و سنی دونون کو راضی کیا ہی من کان بنتہ فی بیتہ
یعنی وہ شخص بعد حضرت پیغمبر صلعم کے افضل ہی جنکی بیٹی اونکے گھر مین تھی شیعہ راضی ہوئے کہ

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تھین اور سُنی راضی ہوے کہ
حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلعم کے مکان مین تھین جیسا در باب فضیلت
حضرات صدیق و امیر رضی اللہ عنہما شیعہ سنی مین اختلاف ہی ویسا ہی حضرات صدیقہ و زہرا
رضی اللہ عنہما کی فضیلت مین گفتگو ہی بعض سنت وجماعت سکوت اختیار کرتے ہین بعضے کہتے
ہین زوجہ کو فضیلت باعتبار زوج کے ہی نہ باعتبار پدر کے اسپر روافض معترض ہوتے ہین کہ زوجات
حضرات نوح ولوط کافرہ تھین اور زوجہ فرعون مومنہ مین جواب دیتا ہون ایمان حضرت صدیقہ کا
قطعی الثبوت ہی اہل اسلام کو اوس سے انکار کرنا مشکل ہی مگر جنگ جمل سے اگر اونکا ایمان استغفر اللہ
رخصت ہوجاے تو روافض کہہ سکتے ہین جیسا خوارج حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو سمجھتے ہین
اعوذ باللہ منہ علاوہ آنحضرت صلعم کی نہایت محبوبہ و مرغوبہ ازواج مین سے تھین اہل اسلام مین
یہ بھی ثابت ہی کہ جسم مبارک آنحضرت صلعم کا جس زمین سے ملا ہوا ہی دنیا کی تمامی زمین سے بہتر ہی
اس بزرگی سے تفضیل حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اوپر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باعتبار
چھونے وجود مبارک نبوی کے ظاہر ہی اور شاہد اسپر قصہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا مادر عمخوار
حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا ہی کہ آنحضرت صلعم نے انکو اپنے پیراہن کا کفن پہنایا اور لحد گور مین
اونکو خود ذات بابرکات نے لٹایا حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا کہ ایسی
مہربانی ساتھ کسیکے نکی گئی سبب کیا ہی آپ نے جواب دیا کہ یہ میت بجاے میری مان کے ہی اور
خداوند تعالی نے حرام کیا ہی اوس مین کو کہ جہان میرا بدن چھو جائے میت پر عذاب گور حرام ہی
اور آتش دوزخ کو کہ ساتھ پیراہن میرے کے کسیکو جلاوے معہذا نص صریح فضیلۃ
العایشۃ علی النساء کفضل الثرید علی الطعام یعنی فضیلت عایشہ کی اوپر عورتون کے
ہی جیسے فضیلت گوشت روٹی کی اوپر تمامی کھانے کے ہی ہرچند اس مقام مین مراد نسا سے آپکی
ازواج مطہرات ہین لیکن باعتبار استعمال لفظ عام کے حصر کی کچھ ضرورت نہین ہی شعر کجا بودم اکنون فتادم کجا
عنان سخن شد زجنگم رہا حضرت محمد بن ابی بکر نانا حضرت امام جعفر صادق کے ہین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اولاد

عبد الشمس کے ہین ایام جاہلیت مین پدر اونکا ابوسفیان آنحضرت صلعم سے کس کس برائی مین پیش آیا اور ہان اونکی ہندہ نے حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے بعد شہادت کے ناک و کان وغیرہ کاٹے اور سینہ چاک کرکے جگر کو اونکے چبایا تھا جب مکہ معظمہ فتح ہوا اور کفار ایمان لائے آپ نے امور گذشتہ کا کچھ انتقام نہ لیا بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح کیا اور جو روافض کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے وحشی قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو وقت ایمان لانے کے نظر رحمت سے نہ دیکھا کہ مجکو اپنے چچا کا قتل یاد آتا ہی سراسر لوچ ہی کیونکہ خلاف مقتضائے نص قرآن ہی حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی آنحضرت صلعم مومنون کا نہایت لالچ رکھتے تھے اور اونپر مثل پدر بزرگوار کے زیادہ مہربان تھے حالانکہ یہ وحشی ہمیشہ فخر کرتا تھا کہ ایام جاہلیت مین اشرف الناس کو قتل کیا یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور وقت اسلام اخس الناس کو قتل کیا یعنی مسیلمہ کذاب کو الحاصل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے مخالفت کی اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے یزید نے خلاف کیا اے عزیز جب قرابت انکی دریافت کی بات سمجھکے اونکی شان پر کہنا چاہیے حضرات محمد ابن ابوبکر و عبد اللہ بن عمر و معاویہ رضی اللہ عنہم کو خال المومنین اور حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو عم المومنین مانتا اور حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے پہلا نکاح انکا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور اسبات کی خبر آنحضرت صلعم نے انکو صغر سن مین اپنے معجزے سے دی تھی کہ میری امت مین سے تین شخص یکے بعد دیگرے تمکو نکاح مین لاوینگے اور سب بہشت مین جائینگے اور تم بھی بہشت مین جاوگی پس تم اونمین سے کسکو قبول کروگی حضرت اسما نے جواب دیا کہ شخص اول کو یہ فائدہ یاد رکھنا کہ بس کام آویگا اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اپنی مان کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مکان مین چلے گئے اور بروز وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بھی حضرت اسما رضی اللہ

عنہا نکاح مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تھین حاضر تھین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے
مین بعد انتقال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اونسے نکاح کیا اس مقام مین جاے غور ہی کہ خلافت
منصوبہ وزن منکوحہ کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ لیوین اور باغ فدک کو چھوڑ دیوین کچھ معنی نہین ہی
اور حضرت زہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسقدر ناراض ہین کہ منع
حضور جنازہ سے وصیت کرین پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے دس دن رہنے اور
بعد وفات دفن و کفن کے گھر جانے سے دلیل ناراضی نہین ہوسکتی ہی البتہ جو سنت و جماعت نے
روایت کی ہی وہی صحیح معلوم ہوتی ہی کہ حضرت زہرا نے حضرت اسماء سے کہا کہ مین نے اپنی زندگی مین
کسی اجنبی کا سامنا نہین کیا بعد انتقال میرے جنازے کو آخر سب مرد دیکھینگے مجھے بڑی شرم
آتی ہی حضرت اسماء نے ایک نعش کا گہوارہ جو بالفعل زنانہ جنازہ پر مروج دیار اسلام ہی کر دکھایا کہ مین نے
ملک حبشہ مین دیکھی ہون حضرت خاتون جنت کو نہایت پسند ہوا آپ نے اسیطرح گہوارہ
بنانے کی وصیت فرمائی اور شب کے دفن کے لیے اصرار تمام کیا چنانچہ بحسب اوسکے وقوع مین
آیا روافض کہتے ہین صبح کو حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دروازے پر حضرت امیر رضی اللہ
عنہ کے آئے اور کہا کہ کل شب کو پوشیدہ حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کو دفن کرانیکا کیا باعث ہی
ہرچند حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے قسم شرعی کھائی اور اونکی وصیت بتائی باور نکیا آخرالامر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صلاح ٹھہری کہ نماز جنازہ بدون امام درست نہین ہی لاش قبر سے
نکالی جاے اور بطریق جواز نماز جنازہ پڑھی جاے یہ اصرار حد کو پہنچا حضرت حیدر کرار نے
ذوالفقار کو نیام سے کھینچا اور قبر شریف پر سوار ہو کہا کہ مجال کسکی ہی جو لاش گور سے نکال سکے
تب وے دونون لوٹ گئے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور پیشین گوئی کے خبر فرما گئے
تھے کہ وہ دن نہایت سخت ہی جو اسد اللہ الغالب مٹی کے گھوڑے پر سوار ہونگے چنانچہ
ویسا ہی وقوع مین آیا جواب کہتا ہون شاید کہ تقیہ اسوقت مرتفع ہوگیا تھا مگر بوقت
غصب خلافت اور باغ فدک اور شمشیر پہلو مین حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے گرائے اور اسقاط

حمل گرانے اور حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا کو زبردستی نکاح کرلینے کے وقت البتہ فرض و واجب تھا
سچ تو ہی آدمی جیسے خوب گرم ہوتا ہی تب اوسکو غصہ آتا ہی اور یہی سنت و جماعت در حین آغاز
خلافت حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے بنام شیعۂ اولی ملقب تھے جیسے روافض اس
نام کو لینے پر دھرا دیا اس سے کنارہ کش ہوے جیسے اس زمانے مین مومن
جولاہے کو کہتے ہین پر اس لقب سے کچھ اونکو فائدہ نہین ہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور

فصل

قال اللہ تعالیٰ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا
وَاَنْفُسَکُمْ الاٰیہ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس کہو اے محمد آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تم
تمہارے بیٹون کو اور ہم ہمارے عورتون کو اور تم تمہاری عورتون کو اور ہم ہمارے نفسون کو
اور تم تمہارے نفسون کو آنحضرت صلعم نے اس آیت کریمہ کو بحکم خدائے عزوجل بمقابلہ نصاراے نجران
پڑھا اور بجاے فرزندان حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو اور بجاے زنان حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کو اور بجاے اپنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہمراہ لیکر بجانب کفار واسطے
مباہلہ تشریف لے گئے تھے اور معنی مباہلہ یہ ہی کہ جب کوئی ہٹ دھرمی کرے اور اہل حق کو
جھوٹا بناوے اوسوقت جز لعنة اللہ علی الکاذبین کہنے کا چارہ نہین ہی کفار نے صلح اختیار
کی نوبت بمباہلہ نہوئی روافض اس مقام مین بڑی کوشش کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص حضرت
صلعم کے پاس عزیز و پیارا تھا بروز مباہلہ بمقابلۂ کفار کیون ہمراہ نہ لے گئے باوجودیکہ ازواج
مطہرات و اصحاب نیک ذات موجود تھے خصوص حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو بجاے اپنے
نفس نفیس سمجھے اور اسیواسطے علی منی وانا منہ یعنی علی مجھسے اور مین علی سے فرمایا
مین جواب کہتا ہون کہ بیشک یہ آیہ کریمہ ان حضرات کی کمال فضیلت پر دلالت کرتی ہی البتہ
خوارج و نواصب کے سامنے خود سنت و جماعت پیش کرتے ہین لیکن ہمراہ لیجانا ان حضرات کو
واسطے اطمینان کفار کے تھا کیونکہ ازواج اونکی مثل ازواج مطہرات آنحضرت صلعم کے دائم

و قائم نکاح اونکے نہ تھے وا مہات المومنین کا خطاب جناب باری عز اسمہ سے نہ پائے تھے و حرمت نکاح اونکی بنص قرآنی ثابت نہوئی تھی اگر آنحضرت صلعم انکو ہمراہ لیجاتے تو کفار کب مانتے ایسا ہی بکے سے فرزندان حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو لیگئے باعث عدم اولاد کے تھا اگر حضرات قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم رضی اللہ عنہم زندہ رہتے تو اونکو ہمراہ نہ لیجاتے اور بیشک حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم سے حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلعم سے قرابت قریبہ تھی اگر لفظ انفسنا سے دونون کو واحد تصور کیا جائے تو نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا باطل ہوتا ہی پس مجاز مراد لیجائے اور ایسا آپ نے دوسرے کی شان مین بھی فرمایا ہی الانصار منا یعنی انصار ہم مین سے ہین قول فیصل یہ کہ اس آیت کو اگر دلیل خلافت پر لاوین تو مین جواب دیتا ہون کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو اوس سے زیادہ تر کوئی ثبوت درکار نہ تھا اپنے حق کے لیے حضرات خلفاء ثلثہ رضوان اللہ عنہم سے مباہلہ کیا ہوتا و در صورت عدم استحقاق خلافت حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم مانند نصاریٰ نجران صلح اختیار کرتے وگرنہ آپ باوجود فاضل ہونے کے اقتدائے مفضول ساری عمر کرتے سے بطور قواعد روافض نماز اپنی تباہ کی اس مقام مین بعضے روافض خوش فہم لکھتے ہین کہ باوجود فاضل کے امامت مفضول روا نہین ہی اور نماز امام مفضول کی فاسد ہوتی ہی نہ مقتدی فاضل کی مگر قاعدہ ظاہرہ بنا ر فاسد بر فاسد سے انکار ہی اور اگلی امت مین بادشاہ طالوت باوجود حضرت شمویل علیہ السلام کے منجانب اللہ سلطان مقتدا رہا چونکہ آنحضرت صلعم کا مراتب نبوت و ولایت تھا حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم نے بار خلافت نبوت اوٹھایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بار خلافت ولایت برداشت کیا اسواسطے انتساب سلسلہ تصوف آپ سے بیشتر ہوا اور آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء تھے حضرت امیر رضی اللہ عنہ خاتم الخلفا بنے اور جیسا اونکا ظاہر ہونا ضروری نہین ہی امامہ کو پوشیدہ رہنا درکار نہین اور انبیاء سے صدور معجزہ وقت طلب کرنے منکر کے محض ضروری ہی اور اولیا سے ظہور کرامت بطور جواز اوسکے امامت درست ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + لوگون نے آنحضرت صلعم سے

درباب خلیفہ بنانے کے سوال کیا آپنے فرمایا کہ جو حذیفہ کہے اوسپر عمل کیجیو اور جو عبد اللہ پڑھے ویساہی پڑھیو اس جگہ خلیفہ نہ بنانے کا بھید کھولا کہ دین کامل ہوچکا ہی اب اوسکو قائم رکھنا ظاہر مین کار سلاطین ہی اور باطن مین کار علماے دین ہی اگر کسیکو خلیفہ مقرر فرماتے یا وصیت کر جاتے تو البتہ مخالفت سے اونکی امت سراسر گناہگار ہوجاتی چنانچہ آپنے مرض موت مین یکبار چاہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاوین اور خلافت نامہ لکھدیوین پھر فرمایا خدا اور مومنین سواے ابن ابی قحافہ کے دوسرے کو قبول نکریگا اور توافق راے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سابق مذکور ہوچکا ہی بالفعل حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بیعت الرضوان کا حال لکھتا ہون کہ آنحضرت صلعم سے جب تیچے درخت بیعت الرضوان کے اصحاب سے بیعت لی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہ سبب تجہیز و تکفین حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے حاضر نہ تھے آپنے اپنا دست چپ قائم مقام ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمایا اور کہا ھذا ید عثمان یعنی یہ ہاتھ عثمان کا ہی قال صلعم ارحم امتی بامتی ابو بکر و اشدھم فی امر اللہ عمر و احیاھم عثمان و اقضیٰھم علی یعنی میری امت کے رحیم تر ابوبکر اور سخت تر حکم مین خداے تعالی کے عمر اور شرمندہ تر عثمان و حاکم تر علی رضی اللہ عنہم ہین علاوہ فضیلت جدی جدی بڑی کتابون مین مذکور ہی سنت و جماعت کو بھی دو شبہہ ہوسکتے ہین اول یہ کہ جب آدمی بدست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیعت کی وہی اگر بدست حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیعت کرتے تو کیا برائی تھی اور مرض موت مین حضرت عمر فاروق رضی کو کیون بذریعۂ وصیت نامہ اپنا خلیفہ مقرر کیا یا جیسا آنحضرت صلعم مطلق چھوڑ گئے تھے ویساہی چھوڑ جاتے خواہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ مقرر کرتے یہ خلاف طریق آنحضرت صلعم کے ہی

جواب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث سألت اللہ ثلثا تقدیم علی یابی الا تقدیم ابی بکر یعنی پوچھا مین نے اللہ تعالی سے تین بار پیشوائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انکار کیا سواے پیشوائی

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے سنی تھی کسطرح خلاف مرضی خدائے تعالی کے کرسکین اور خلیفہ مقرر کرنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مانند خلیفہ مقرر کرنے آنحضرت صلعم کے نہین ہی اگر آدمی اوس سے مخالف ہوتے داخل جہنم نہوتے بخلاف مخالفت حکم آنحضرت صلعم کے قال اللہ تعالی و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم یعنی فرمایا اللہ تعالی نے اور جو شخص مخالفت کرے رسول کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوے واسطے اوسکے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانون کے متوجہ کرینگے ہم اوسکو جدھر متوجہ ہوا ہی اور داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ بین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وصیت کرنا المخصون حدیث اقتدوا باللذین من بعدی ابوبکر و عمر یعنی اقتدا کرو پیچھے میرے دو شخصون کی ایک ابوبکر دوسرے عمر کہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ہونا چاہیے شبہہ ثانی یہ کہ اگر باغ فدک حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کو دیتے تو کیا ہوتا جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خنجر و زرہ مبارک آنحضرت صلعم کا دیا تھا کیونکہ خلیفہ کو اختیار ہی جب آنحضرت صلعم نے جنگ بدر کے قیدیون پر فدیہ مقرر کیا اور آپکی صبیہ سعادت نصیبہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لیے اپنا عقد مروارید بھیجدیا آنحضرت صلعم نے مہاجر وانصار سے اوس ہار کو لیکر واپس کیا اور اپنے داماد کو بھی رہائی دی ✤

جواب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ اگر خلاف نص اجتہاد کرین ہر آینہ آدمی اونکو منصب کھینگے اور مہاجر وانصار ہر وقت اوس مسئلہ کی نظیر پکڑینگے پس عہدہ برائی سے تمامی کی سراسر حق تلفی ہو گی اور یہ منصب خلافت سے دور ہی اور بھی حضرات عباس رضی اللہ عنہ وامہات المومنین رضی اللہ عنہم لب بشکوہ کھولینگے چونکہ بہت آدمیون کا کام سخت تر ہوا اوسمین جو آسان تھا اختیار کیا اور خاطرداری حضرت زہرا رضی اللہ عنہا بجالائے المومن اذا ابتلی ببلیتین فاختار اھونھما یعنی مومن جب مبتلا ہو دو بلاؤن مین پس

اختیار کرے جو آسان ہوا اوسکو اگر ملک خاص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتی تو مضائقہ نہ تھا وگرنہ اوپر فقرائے ومساکین کے ظلم صریح کرتے اور بحق بیت المال خائن کہلاتے آنحضرت صلعم خود مالک ومختار تھے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وجبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے یکبار وقت تقسیم مال غنیمت کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو حق ذوی القربیٰ کا کیون عنایت نہین فرماتے ہین کیا مین ذوی القربیٰ نہین ہون فرمایا سچ تم ذوی القربیٰ ہو لیکن ہنگام جاہلیت مین دور رہے اور اسلام مین مجھسے ملے ہو شخص ایام جاہلیت واسلام مین ایسا تھا اور (انگلی اپنے ہاتھون کی شبکہ کی) اور فرمایا کہ وہ ذوی القربیٰ میرا ہی حضرت عثمان وجبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما خاموش رہے

فصل

قال اللہ تعالیٰ انا عرضنا الامانة علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آینہ پیش کیا ہمنے امانت کو اوپر آسمان وزمین اور پہاڑ کے سو سبنے انکار کیا کہ برداشت کرین اوسکو اور اوٹھایا اوسے انسان نے درحالیکہ ظالم وجاہل تھا روافض اس آیت سے امانت یعنی خلافت سمجھتے ہین اور انسان سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مراد لیتے کیونکہ انکے نزدیک حضرات ایمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مانند حضرات انبیا وملائک علیہم السلام کے معصوم ہین اور واسطے خلافت کے شرط ہاشمیت وفاطمیت وعصمت بیان کرتے ہین اور جو معصوم نہوا وسکو ظالم جانتے اور نالائق امامت کے کہتے بقولہ تعالیٰ لا ینال عہدی الظالمین یعنی خدائے تعالیٰ ظالمون کو امام نہ بنائیگا سنت وجماعت معنی اس آیت کریمہ کے بطور محققین یون بیان کرتے ہین کہ مراد امانت سے عشق الٰہی ہی اور انسان سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام ہین حافظ شیرازی شعر آسمان بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ خواجہ کو روافض بمذمت خوارج اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور یہ شعر اونکے قلم سے خلاف تفسیر فاضل استرابادی کے سرزد ہوا کیا عجب ہی کہ اس شعر سے انکار کرین جیسا دوسرے اشعار کو

شعر عمرتان باد ابکام ای ساقیان بزم جم + گرچہ جام ما نشد پر می بدوران شما + گرچہ دورم از بساط
قرب ہمت دور نیست + بندۂ شاہ شمائیم و ثنا خوان شما + ای صبا با ساکنان شہر یزد از ما بگو +
کای سر ناحق شناسان گوی میدان شما + اگر خواجہ باعث شیرازی ہونے باوجود ان اشعار کے
شیعہ حسب مذاق روافض کہلاوے بندگی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کیون نہ شیعہ کہتے ہین
کہ سب اشعار مدحیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اونسے مشہور ہین اور حضرت امام ابو حنیفہ خارجی
کوفی سے کہنا معروف اگر اہل شیراز و نیشاپور و قم و کاشان محب کہلاوین بیچارے مدنی و کوفی نے
کیا قصور کیا خصوص کوفہ حضرت خلافت پناہی و امارت دستگاہی کا جائے سکونت تھا اور مدینہ
منورہ مقام ہجرت ولایت آگہی پھر اصل بات سے دور پڑے سنت و جماعت سوائے ملائکہ و انبیا
علیہم السلام کے کسیکو معصوم اعتقاد نہین کرتے اور جو معصوم نہو اوسے ظالم نہ گنتے علی الخصوص
روافض اعراف کو مقام خلود تصور کرتے ہین اور درمیان بہشت و دوزخ کے قرار دیتے اس مقام مین
کیون انکار کرتے ہین کہ جو معصوم نہو وہ ظالم ہی جیسے خود کسیکی اقتدا اسے علت نہین کرتے
شان نزول آیۃ کریمہ یہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب مکہ معظمہ بنایا اور اپنی اولاد کے
لیے اوسکی امامت کی دعا کی خدائے تعالی نے فرمایا تمھاری اولاد مین سے جو کافر ہوگا اوسکو
امامت نہوگی البتہ کافر مستحق خلافت و امامت نہین ہی اور ایمان حضرات صحابہ رضی اللہ
عنہم خوب ثابت ہی اور جو روافض کہتے ہین کہ وی مرتد ہو گئے تھے نعوذ باللہ من ہذہ
الھذیانات قبل اسکے مذکور ہو چکا کہ اگر صحابہ اپنے دین سے برگشتہ ہو جاتے تو اونپر دوسرے کو
خداوند تعالی حسب وعدہ اپنے بھیجتا اور ایسا وقوع مین نہ آیا اور اللہ تعالی کا خلاف وعدہ نہین ہی
نزدیک سنت و جماعت کے جناب باری پر نہ لطف واجب ہی اور نہ مقرر کرنا امام کا البتہ واجب
مکلفین کے امام مقرر کرنا ساتھ اون شرطون کے کہ شارع علیہ السلام نے بیان فرمایا واجب ہی
تا اجرائے احکام و اقامت حدود اللہ و ابقائے شعائر اسلام کرے معصوم ہونا خطائے
اجتہاد سے ضرور نہین ہی اور امتناع صدور گناہ کا اوس سے شرط نہین ہی ہان وقت

مقرر کرنے کے مرتکب کبائر اور مصر اوپر صغائر کے نہو اور یہی معنی عدالت کے ہین اور ظاہر ہو نہ
پوشیدہ اور درکار نہین کہ اپنے ہم زمانہ سے افضل ہو اگر استحقاق امامت ثابت بنص
عام اس سے کہ کلام آلہی یا حدیث نبوی یا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوا ہو اوسکو
خلافت راشدہ کہتے ہین اور اگر عقل و قرائن ظنیہ سے ثابت ہو اوسکو خلافت عادلہ کہتے ہین
اور بدون استحقاق کوئی زبردستی سے مسند خلافت پر بیٹھ جائے اوسکو خلافت جائرہ
اور ملک عضوض جانتے ہین خلافت حضرات خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم خلافت راشدہ ہی
پھر خلافت دو طرح تقسیم ہوئی ایک منتظمہ دوسری غیر منتظمہ جیسی خلافت حضرات خلفاء
ثلثہ رضی اللہ عنہم منتظمہ تھی اور خلافت حضرت امیر رضی اللہ عنہ غیر منتظمہ کہ باوجود سعی
و جانفشانی کے کچھ بکار آمد نہوا اور حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم واسطے اعلاے کلمۃ اللہ
کے ساتھ کفار کے ہمیشہ لڑا کیے اور حضرت اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ کو اتفاق لڑائی کا
کلمہ گویون سے ہوا چنانکہ شامیان در وقت معرکہ کہتے تھے کہ یہی قرآن مجید درمیان ہمارے
اور تمہارے ثالث بنے اور تمہاری خلافت اگر قرآن سے ثابت ہو تو ہم مانین حضرت صفدر
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ قرآن خاموش ہی اور مین قرآن گویا ہون القصہ استحقاق
امامت خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نص سے ثابت ہوا ہی اور خلافت حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ خلافت عادلہ منتظمہ ہی جیسا آنحضرت صلعم نے ایک روز بجانب حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ توجہ فرما کر کہا کہ یہ پسر میرا اصلاح ایک قضیہ کی کریگا بعد اوسکے ساٹھہ
سال ہجری کو برائی سے یاد کیا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ معاویہ بادشاہ ہوگا اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے توریت مین
آنحضرت صلعم کا نشان اسطرح پایا تھا کہ جاے ہجرت نبی آخر الزمان کی مدینہ اور بادشاہی
شام ہوگی بعد اوسکے خلافت جائرہ اور بادشاہ گزندہ ہی یزید و حجاج و ولید وغیرہ
ان سب کی خلافت غیر منتظمہ ہی آنحضرت صلعم نے تفسیر مین سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ

القدر و ما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر فرمایا ہزار مہینہ دولت بادشاہی بنی امیہ ہی اوس سے یک شب بہتر ہی ہرچند خلافت مین خلفاء بنی امیہ کے احادیث مدح و ذم دونون وارد ہوے ہین وجہ اوسکی یہ ہی کہ یہ لوگ قابل خلافت نتھے جب زبردستی سے مسند خلافت پر بیٹھے ناچار حکم انکا ماننا اور قبول کرنا پڑا کہ مرضی شارع فساد نکرنے پر ہی کما قال علیہ السلام الصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل امام ولو کان فاجرا والجہاد واجب علیکم بامر کل امام ولو کان جائرا یعنی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نماز پڑھنی واجب ہی تمہارے اوپر پیچھے ہر امام کے اگرچہ وہ گناہگار ہو اور جہاد کرنا واجب ہی تمہارے اوپر حکم سے ہر امام کے اگرچہ ظالم ہو مگر درمیان سے خلفاے بنی امیہ کے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ مجدد اول صدی کے تھے نہایت عادل و عالم و متقی گذرے اور احادیث مدح کو طرف عادلون کے پھیرنا چاہیے اور ایسی ہی خلافت خلفاے مروانیہ و عباسیہ جائرہ ہی مگر طاہر عباسی و مہدی عباسی کہ شان مین ان دونون کے احادیث وارد ہو چکے اور بعد اوسکے سلطنت جائرہ و مانند چنگیز خان ہلاکو اور ترکون کی اوپر ملک اسلام کے ہوئی آنحضرت صلعم نے اس امر کی خبر اپنے معجزے سے دی تھی کہ میری امت آدھے دن تک رہیگی آدمیون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ فرمایئے کہ آدھا دن کس قدر ہی کہا پانسو سال ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ہر آئینہ ایک دن تمہارے خدا کے پاس مثل ہزار برس کے ہی جیسا تم شمار کرتے ہو اور بعد پانسو ہجری قدسی کے خلفاے عباسیہ مین ضعف و سستی آئی

فصل

قال اللہ تعالی لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین و من یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ الا ان تتقوا منہم تقاۃ الایہ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے نہ پکڑے مومن کافرون کو دوست سواے مومنون کے اور جو کرے ایسا پس نہین خدا سے کوئی چیز مگر یہ کہ ڈرو اونسے ڈرنا ۔ واضح اس آیت سے تبرا اور تولا اور تقیہ واجب جانتے اور

کہتے ہین جب تک تبرا حضرت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر نکریگا حضرت ولایت پناہ رضی اللہ عنہ کے تولا کا معتقد کسطرح ہوگا جیسا مفاد کلمہ طیب کا اوسوقت پاوے جب تمامی معبودوں سے کفار کے انکار و تبرا کرے ہین جواب دیتا ہون کہ اعتقاد امامت فرع اعتقاد نبوت کا ہی اور تمامی فرقہ اہل اسلام نبوت حضرت خاتم النبیین صلعم کے معتقد ہین اور انکو اعتقاد نبوت حضرات انبیا آدم عم سے تا عیسیٰ عم ضرر نہین کرتا ہی کسواسطے اعتقاد امامت حضرات خلفاے ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ساتھ عقیدۂ خلافت و امامت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ضرر کریگا اور جیسا کہ ہم اعتقاد کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم حضرت ابو البشر آدم عم سے اول مخلوق ہوے اور حضرات انبیا عم سے افضل ہین ولیکن آخر زمانہ مین مبعوث ہوے ایسا ہی اگر تسلیم کرین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ افضل اپنے زمانے کے تھے اور مستحق خلافت مرتبۂ چہارم کے ہوے یہ عقیدہ ساتھ اعتقاد خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہرگز مخالف نہین ہی اور تحقیق گذر رہا ہی کہ حضرت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم قطعی مومن تھے پھر اونکو کافر کہنا اپنا ایمان کھونا ہی اب کتاب سے روافض کے بھی انکا ایمان ثابت کرتے ہین کما فی کشف الغمۃ عن معرفۃ الایمۃ انہ سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی سوال کیا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہ آیا موٹھ بنانا تلوار کا چاندی سے درست ہی کہا ہان جائز ہی تحقیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چاندی کی موٹھ بنائی تھی کہا راوی نے آپ بھی ایسا کہتے ہین پس کودے امام اپنے مکان سے اور کہا سچ صدیق سچ صدیق سچ صدیق پس جو شخص کہے اونکو صدیق اللہ تعالیٰ اوسکو سچا نہ بناوے دنیا و آخرت مین سئل الامام محمد بن علی الباقر عن تزویج ام کلثوم فقال لولا انہ راٰہ اہلا لما کان یزوجہا

ایاہ وکانت اشرف نساء العالمین جدہا رسول اللہ صلعم واخواہا الحسن
والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہا علی ذو الشرف والمنقبۃ فی
الاسلام وامہا فاطمۃ بنت محمد صلعم وجدتہا خدیجۃ بنت خویلد رضی اللہ
عنہم یعنی جو امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کسی نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی میں تو
آپ نے جواب دیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دولہا موافق نہوتے تو کیون شادی اونکی اونسے
ہوتی حالانکہ دولھن نہایت شریف خاندان سے تھین جنکے نانا آنحضرت صلعم اور دونون
بھائی سید اشباب اہل الجنۃ حسن وحسین اور باپ اونکا حضرت علی صاحب عزت ومرتبہ
اسلام مین اور مان اونکی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی حضرت محمد صلعم کی اور نانی اونکی حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہم ہین اور کتاب سے سنت وجماعت کے محدث دارقطنی نے حضرت
ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے واسطے علی کرم اللہ وجہہ کے
ای علی تم اور تمھارے شیعہ بہشت مین ہونگے مگر جو لوگ تمکو دوست جانتے ہین اور اسلام کو جھوٹا ملا
منتخب کرینگے پڑھینگے قرآن کو اور نہ تجاوز کریگا چنبر گردن اونکے سے نام اونکا رافضہ ہی پس تم
لڑو اونسے کہ وہ مشرک ہین کہا علی کرم اللہ وجہہ نے یارسول اللہ کیا علامت اونکی ہے فرمایا حاضر
نہونگے جمعہ وجماعت مین اور برا کہینگے اگلون کو اس روایت سے مفہوم ہوا کہ دوستی
حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ساتھ دوستی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخالف نہین ہے بخلاف
دوستی حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے متصور
نہین ہے ایسی ہی اولٹی اسکی دوستی حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی ساتھ بغض حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے نہین ہوسکتی ہے شاعر ناصر خسرو نے کہا نظم این سنیان کہ سیرت شیعان
ببغض حیدر ست نہ خفا کہ دشمنان ابوبکر و عمر اند نہ وانرا کہ میتش بہ ابوبکر دوستی ست چون دشمن
اند چون ہمگی خصم حیدر اند نہ مومنی بقاعدہ دانی نہ کافر ست نہ بگذارشان ہمہ کہ نہ اہل
تقیہ اند نہ معنی تقیہ یہ ہے کہ محافظت اپنی جان ومال وعزت کی برائے دشمن کے کرنی مگر

بافراط وتفریط اومین ناجائز ہی خوارج کہتے ہین تقیہ ہرگز روا نہین ہی مستدل بقولہ تعالی ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولٰئک مأواھم جھنم وساءت مصیرا یعنی جو لوگ دار الحرب مین مرے فرشتہ اوس سے سوال کرینگے تم کیون بیان تھے وہی کہینگے ہم کمزور تھے فرشتہ کہیگا کیا خدا کی زمین چوڑی نہ تھی کہ تم اومین ہجرت کرتے پس جگہ اونکی دوزخ ہی اور بُری بازگشت خوارج کہتے ہین تقیہ کرنا درست نہین کہ مثلاً کوئی نماز پڑھتا ہی اور چور اوسکا مال چورالیجاتا ہی اوسکو اپنی نماز چھوڑکر حفاظت اپنے مال کی کرنا حرام ہی ایک صحابی نام بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنی عین حالت نماز مین نگاہبانی اشتر کی کیا کرتے تاکہ نہ بھاگے اوسکو بہت بد کہتے ہین اور افراط روافض کا ایسا ہی کہ ادنی طمع دنیا سے مخالف کے کلمے پڑھتے ہین اور واسطے پلاؤ اور قورمہ کے اور مجالس مین تمبلہ و کعبہ کہلانے کو ہرگز ہجرت روا نہین رکھتے اور مدت العمر تقیہ کرکے رہنا واجب جانتے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا رہنا اوساتھ حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مانند حالت آنحضرت صلعم کے قبل از ہجرت ساتھ کفار مکہ معظمہ کے سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اقتدائے حضرت امیر ساتھ خلفا کے محض ازراہ تقیہ کے تھی اور اوس سے خود خلفا کی نماز تباہ ہوتی ہی کہ کیون باوجود فاضل معصوم کے مفضول ظالم نے امامت کی ہین جواب کہتا ہون کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلعم قبل ہجرت ساتھ ابوجہل و ابوسفیان و ابی بن خلف وغیرہ مشرکین و کفار کے کھانے پینے مین شریک ہوتے تھے یا لات وعزیٰ بتون کی پرستش مانند کفار کے کرتے تھے بلکہ ہمیشہ کفار کو برا کہتے اور کھلا کھلا حکم الٰہی سناتے اور برائی اونکے افعال کی کرتے اور یہ بات مسلم ہر دو فریق کی ہی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ قصبہ ینبع مین بیمار ہوئے اور صحابہ واسطے عیادت کے گئے اور عرض کی کہ یہ موضع نہایت کوردہ ہی صلاح نیک یہ ہی کہ آپ مدینہ شریف تشریف لے چلیے خدانخواستہ اگر کوئی صورت ہو جاوے پس تجہیز و تکفین قرار واقعی ہو سکیگی

آپ نے جواب دیا کہ مجھے آنحضرت صلعم نے قتل سے خبر دی ہی جب تک وہ وقت نہ آویگا مین نہ مرونگا
پھر لڑنا کسواسطے تھا اور اسقدر ذلیل وخوار ہونیکی کیا وجہ آپکو خوب معلوم تھا کہ میری
خلافت مین مجھے عبدالرحمن بن ملجم شہید کریگا مین دوسرے کے ہاتھ ہلاک نہونگا پھر ہجرت
نکرنا یا نہ لڑنا ساتھ غاصبین و ظالمین کے کیا سبب ہی اور بزیر وعید آیہ ترک ہجرت کے آنا
کیا باعث معہذا روایت ابان شیعی مخالف تقیہ کے ہی کہ جب آدمیونے حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ابوبکرؓ نے واسطے بلانے حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو بھیجا عمر رضی اللہ عنہ نے بدروازہ امیرالمومنین آکر کہا کہ ای ابوطالب کے بیٹے دروازہ
کھولو حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے جواب ندیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو وہ لکڑی کا
جمع کیا اور آگ لگائی جب دروازہ جل گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندرون گھر کے آئی حضرت
خاتون جنت ڈاڑھین مار کر روتی ہوئی نکلین اور ای باپ ای رسول کرکے چلائین عمرؓ نے تلوار سے
پہلو مبارک کو رنجہ کیا اور درے سے پیٹھ آپکی خستہ کی تب پھر پکارین ای بابا ای رسول کرکے
حضرت امیر اوسوقت حجرے سے نکلے اور عمر کی گردن پکڑکے خوب ہلائی اور ناک وکان اوسکے
ملے اور گریبان عمر کا پکڑکے کھینچا انتہی مین کہتا ہون اس مقام پر تقیہ باقی نرہا اور اگر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے بعد از خرابی بصرہ تنگ کیا تو پھر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کچھ چارہ جوئی نکی جب بات یہانتک پونہچی مذہب سنت وجماعت نے
روافض سے الگ ہونیکو نام تقیہ بنام اکراہ رکھا ہی اور اوسکو رخصت و عزیمت پر تقسیم کیا
یعنی جب کوئی مخالف کسیکو تنگ کرے واسطے دفع ہرج جان ومال وآبرو کے اوسوقت
اونکی اطاعت کرنی روا ہی اور اگر نہ اطاعت کرے و قتل ہوجاے شہید ہوویگا مگر ہمیشہ رخصت پر
رہ نہین سکتا ہی اگر دوام اوسی حالت اکراہ مین اپنے کو تابع دشمن کریگا بیشک بزیر وعید
آیہ ترک ہجرت کہ دوزخ اوسکی جاے قرار ہی آجائیگا اللہم احفظنا من کل البلیات

فصل

قال الله تعالیٰ یمحو الله ما یشاء و یثبت وعنده ام الکتاب یعنی فرمایا الله جلشانہ
مٹاتا ہی خدا جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی جو چاہتا ہی اور پاس اوسکے اصل کتاب ہی اس آیت سے
روافض بدا کو جناب باری سے جائز رکھتے ہین او معنی بدا کے یہ ہین کہ کوئی شخص کسی کام کرنیکا
ارادہ کرے اور پھر مصلحت نکرنیکا اوسکو اب ظاہر ہوجائے کہ قبل اسکے معلوم نہ تھا جیسا خداوند تعالیٰ
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واسطے قربانی حضرت اسمعیل عم کے ارشاد فرمایا پھر اوسمین مصلحت
نہ دیکھی اور اونکی عوض ایک دنبہ قربانی کرنیکا حکم دیا علی ہذا القیاس بہت ایسا جناب باری سے ہوتا ہی
اور اس بدا کو ثابت کرنے سے روافض کو یہ فائدہ ہی کہ خداوند تعالیٰ مہاجرین و انصار کی قرآن مجید مین
جو ستایش کی ہی سو وہ اوسوقت اچھے تھے لیکن بعد انتقال آنحضرت صلعم وہ دین سے بسبب
غصب خلافت و باغ فدک و تحریف قرآن وغیرہ معصیت سے قابل اوس ستایش کے نرہے مین جواب
کہتا ہون کہ اس بدا کے ثابت کرنے سے نادانی خدائے تعالیٰ شانہ کی ظاہر ہوتی ہی اور وہ اس سے
بری ہی اور قصہ حضرت اسمعیل عم کا بدا پر شاہد ہو نہین سکتا ہی کیونکہ حضرت ابراہیم عم سے حکم کے
بجالانے مین کچھ کوتاہی نکی پس وقت عاجزی کے بدل کو قائم مقام اصل کے کیا گیا اور سنت وجماعت
اسکو نسخ کہتے ہین کہ جب بندہ اوس کام کو بجانہ لا سکے خداوند تعالیٰ اوسکے عوض دوسرا حکم فرماتا ہی
نہ کہ جناب باری عز اسمہ کو قبل اوسکے معلوم نہ تھا بلکہ اپنے بندیکا قدرت و عجز کو ملاحظہ کرتا ہی اور
کمال پروردگاری اپنا دیکھاتا ہی کہ ای بندے تو جب حکم بجانہ لا سکا مین نے تیری عاجزی سے
اوسکو بدل دیا چنانچہ یہود نسخ کو بدا کہہ کے انکار کرتے ہین کہ نسخ مین جہالت الٰہی لازم
آتی ہی اور سنت وجماعت انکے رد مین قصۂ مذکورہ بیان کرتے ہین اور یہ افعال عباد کا
نسخ ہونا روا ہی نہ کہ صفات خود حضرت باری عز اسمہ نسخ ہو سکتا ہی جیسا خدا کبھی قادر تھا اور
اب ناتوان ہوگیا نعوذ باللہ منہ ویسی ہی ستایش کرنی خدائے تعالیٰ کی بحق مہاجرین و
انصار قابل نسخ وتبدیل کے نہین ہی یہ البتہ ہم آدمیون کا کام ہی کہ کسیکی ظاہر مین
تعریف و توصیف کر سکتے ہین لیکن باطن سے اوسکے آگاہ نہین ہین کہ بعد صفت کرنے کے

اوس سے افعال بد صادر ہونگے تعالی اللہ علواً کبیراً اور روافض واسطے ثبوت بدا کے
کبھی احکام منسوخہ قرآنی دلیل لاتے ہین اور کہتے کہ اگر بدا مین جہل جناب باری عز اسمہ لازم آوے
تو نسخ مین بھی لازم آویگا حالانکہ نسخ دونون مین تو نہین جائز ہے مین کہتا ہون نسخ افعال العباد ہی
وقت عاجز ہونے کے نہ کہ خداوند تعالی کو مصلحت معلوم نہ تھی اب معلوم ہوئی اور یہ عقیدہ
اہل اسلام کا نہین ہے ہان اگر کوئی کہے کہ خداوند تعالی عالم الغیب ہے وہ خوب جانتا تھا کہ بندہ
اوس فعل کے بجالانے پر قادر نہوگا پھر اوسکو تکلیف مالایطاق دینا اور وقت عاجزی اوس
حکم کو تبدیل یا تغییر کرنا محض عبث ہے مین کہتا ہون یہ خداوند تعالی کی کمال ربوبیت کی
دلیل ہے اور بندے کا نام مکلف ہے اگر اوسکو یکبارگی حکم ایک ہی کرتا تو وہ احسان سے اللہ جلشانہ کے
خبردار نہوتا جیسا شب معراج مین پچاس وقت نماز پڑھنے کا اشارہ ہوا باز پانچ وقت پر
ٹھہرا علی ہذا دوسرے حکم اگر اوسکو اس حکم سے خبر نہوتی تو وہ صرف پنجگانہ کو حکم ابتدائی سمجھتا
اٹھانا پینتالیس وقت کا کب مانتا ایسا ہی دوسرا حکم ہے اور کسی شخص کی توصیف کرنی اور
اوسکے افعال بد سے جو آئندہ سرزد ہوگا آگاہ رہنا البتہ موجب تقیہ کا ہے کہ خوف سے نہ بتایا جاوے
پس ثبوت بدا مین خداوند تعالی پر سوائے جہل کے تقیہ بھی واجب کرنا پڑا معاذ اللہ من
ذلک اور بعضے روافض ثبوت بدا مین حکایت نقل کرتے ہین حضرات ائمہ اہل بیت
رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ ایک پرندہ درخت پر انڈا دیتا اور بچہ اوٹھاتا تھا اور کوئی شکاری
ہمیشہ اوسکا بچہ پکڑ لیتا اوس پرندے نے درگاہ الٰہی مین فریاد کی اوسکو الہام ہوا کہ اب
جب شکاری درخت پر چڑھیگا کام اوسکا تمام کرونگا القصہ شکاری نے حسب معمول قصد
درخت پر چڑھنے کا کیا کسی سائل نے اوس سے سوال کیا اوسنے اپنے کھانے کی روٹی جو اوسکے
پاس موجود تھی دیدی خداوند تعالی نے اوسکو ہلاکت سے نجات دی اور یہ دلیل ثبوت بدا ہے
کہ خداوند تعالی کو الہام کے وقت یہ مصلحت صیاد کی معلوم نہ تھی مین کہتا ہون اس قسم کی
حکایت سنت وجماعت مین بھی مروی ہے اور مضمون حدیث الصدقة ترد البلاء یعنی

صدقہ بلا کو رد کرتا ہی اور حدیث لا یرد القضاء الا الدعاء یعنی نہین رد کرتی ہی حکم الٰہی کو
مگر دعا اور اسی معنی مین ہمارے حضرات مشائخ نقشبندیہ ومجددیہ رحمۃ اللہ علیہم مریض کا
سلب مرض کیا کرتے ہین اور حضرات مشائخ قادریہ وچشتیہ رحمۃ اللہ علیہم سے اس قسم کے بہت
تصرفات مروی ہین اور اصل اوسکی یہ ہی کہ قضاء مبرم وقضاء موقت دو قسم پر ہی قضاء مبرم
کسی طرح ٹل نہین سکتی لیکن قضاء موقت البتہ صدقے و دعا سے ٹلتی ہی اور حضرات مشائخ
عظام و اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کشف سے اوس تقدیر کو دریافت کر لیتے ہین اگر موقت دیکھتے
تو دعا کرتے یا صدقہ دینے کی اجازت دیتے و اگر مبرم دیکھین تو سکوت کرتے ہین الغرض افعال
عباد یا تصرفات کو انکے باعث بدا سمجھنا نہایت سفاہت و بلادت ہی جیسے ایک چیونٹی
انڈے پر سوار ہو کے سارے عالم کی سیر کرنا بتاوے ویسا ہی علم جناب باری کے سامنے علم
عباد حقیر و ناچیز ہی اور آدمی اپنے طور پر خداوند تعالی کو اگر سمجھے تو اوس سے بڑھکے اور کوئی
بیوقوف نہین کیونکہ ممکن ہی ہم آدمی خواہ نبی یا ولی یا عام مومنین ہون اپنی مصلحت سے
بدون جتانے اللہ تعالی شانہ کے واقف نہین ہوتے اور اسپر انبیا کا امتحان شاہد ہی اور اوسپر
خداوند تعالی کو اپنی طرح جاننا اندھے کا کام ہی خدا بچاوے مجھے اور میرے دوستون کو

فصل

قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم
تطھیرا یعنی فرمایا اللہ تعالی نے ہر آئینہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہی کہ دفع کرے تمسے پلیدی کو
ای اہل بیت نبوی اور پاک کرے تمکو پاک کرنا شان نزول مین اس آیۂ کریمہ کے درمیان
روافض وخوارج کے بڑی لڑائی ہی نواصب کہتے ہین کہ خاص آیہ شریفہ اوپر ازواج مطہرات
آنحضرت صلعم کے نازل ہوئی دوسرا کوئی شامل نہین ہی خواہ وہ بیٹی ہو یا نواسہ یا داماد وغیرہ
چنانچہ اگر کوئی شخص وقف یا وصیت کرے اور اوسمین نام اہلبیت کا لکھے تو صرف بیٹی
و نبیرہ داخل رہتا ہی موافق محاورہ عرب کے اور دوسرا وارث مثل ازواج وعصبات وغیرہ الا عام

کوئی نہین شامل ہوتا ہی لیکن شامل ہونا ازواج مطہرات آنحضرت صلعم کا اس آیہ مین بچند وجوہ
ہی اولا وی آنحضرت صلعم کے نکاح مین دائم و قائم تھین اور حرمت نکاح کی اونکی امت کو بخطاب
امہات المؤمنین حکم صریح ہی اور روانگی عبارت آیہ مجیدہ اوسی پر دلیل صاف ہی کیونکہ وی آنحضرت
صلعم کو واسطے نفقہ کے مثل نہ نان دینیکے تنگ طلبی کرتی تھین اسواسطے خداوند تعالی نے اونکو
نصیحت فرمائی کہ ای زنان پیغمبر تا آخر آیہ اور ازواج مطہرات کو جو فضیلت حاصل تھی دوسرے کو
وہ حاصل نہوگی کیونکہ اگر کوئی فقیر کی بیٹی ہو اور کسی شاہ کی بیوی بنے تو خواہ نخواہ بیگم کہلاوے
اور برخلاف اسکے اگر شاہ کی بیٹی انقلاب زمانہ سے کسی غیر شاہ کی جورو ہو جاوے تو ہرگز بیگم
نہ کہلائے اور حیات آنحضرت صلعم یقینی ہی بلکہ آپ مع ازواج مطہرات کے عالم بالا مین سکونت
بالفعل رکھتے ہین خصوصاً آپ فرماتے ہین کہ ہر رشتہ پدری و خسری قیامت مین باقی نرہیگا مگر
رشتہ پدری و خسری میرا اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بعد وفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
بحیات ہوتین تو نکاح ثانی آپکا دوسرے کے ساتھہ ہوتا جیسا کہ اور بنات آنحضرت صلعم کا نکاح
ثانی ہوا اور بھی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کا بعد انتقال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
نکاح ثانی ہوا پس آیہ تطہیر خاص ازواج مطہرات کی شان مین ہی روافض کہتے ہین کہ آیہ تطہیر
خاص شان مین پنجتن پاک کی ہی چنانچہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت
کی ہی کہ آنحضرت صلعم ایک روز سیاہ کملی اوڑھے بیٹھے تھے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
تشریف لائین پھر آپ نے اونکو کملی کے اندر کر لیا اور حسنین علیہما السلام آئے اونکو بھی
کملی کے اندر کر لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اونکو بھی کملی کے اندر کر لیا اور فرمایا کہ بار خدایا
یہ اہلبیت ہمارے ہین انسے پلیدیکو دفع کر اور مین نے کہا یا رسول اللہ مین اہلبیت نہین ہون
آپ نے جواب دیا تو اچھی ہی دوسری روایت مین انسے ہی کہ مین نے چاہا کہ اپنا سر کملی کے اندر کرون
آپ نے فرمایا کہ تو اپنی جگہ پر رہ علاوہ اسکے متفق فریقین ہی کہ آنحضرت صلعم جب واسطے
ادائے نماز بعد اذان مسجد کو تشریف لیجاتے ہمیشہ آیہ مسطورہ کو دروازے پر حضرت فاطمہ زہرا

رضی اللہ عنہا پارہ جگر ٹھہرے اور خوارج جو ازواج مطہرات کی فضیلت بیان کرتے ہین سو ہرگز قبول نہین ہی کہ روز مباہلہ یہی چار تن آل عبا کو ساتھ لیکر گئے ہین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلعم کی جگر پارہ تھین اور باعث نہ آنے حیض و نفاس کے ساری دنیا کی عورتون سے فضیلت رکھتی تھین چونکہ آنحضرت کو معلوم تھا کہ سیدۃ النسا بعد انتقال میرے کے پیچھے چھ مہینے آپکی جوار رحمت مین ملینگی وگرنہ ضرور آپکو بھی حرمت نکاح دوام کا حکم فرماتے اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح دائم و قائم نہوتا تو حضرت زہرا کو وہ کسطرح بعد وفات غسل دے سکتے اور اگر آیۂ تطہیر شان مین ازواج مطہرات کے ہوتی تو ضمیر مذکر اوسمین نہ آتی پس ہرگز شان مین اونکی ہو نہین سکتی ہی سنت و جماعت کہ درمیانی راہ پر ہین اور اس گھٹانے و بڑھانے سے اپنے کو باز رکھتے کہتے ہین کہ شک نہین کہ آیۂ تطہیر شان مین ازواج مطہرات کے نازل ہوئی ہی اور بحدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پنجتن آل عبا کو شامل ہی اور روافض جو ضمیر تذکیر سے ازواج مطہرات کو خارج کرتے ہین حضرت زہرا کی شان پر ضمیر تانیث چاہیے یا تذکیر اگر کہین تغلیب کی رو سے روا ہی کہونگا ازواج مطہرات کے ساتھ آنحضرت صلعم تھے پھر تغلیب کیون نہوگی خصوص سورہ ہود مین بخطاب حضرت سارہ رضی اللہ عنہا اللہ جلشانہ اعظم برہانہ نے باعث حضرت ابراہیم عم تغلیب ضمیر تذکیر ساتھ ضمیر تانیث کے جمع فرمائی اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ط اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی کیا تعجب کرتے ہو حکم سے خدا کے اے خاندان نبی رحمت خدا کی تم پر اور برکت ہر آینہ خداوند تعالی ستودہ و پاک ہی حالانکہ سوائے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے دوسری کوئی بیٹی و دادا و دونواسے وہان نہ تھا البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے ایسے ہی آنحضرت صلعم بشمول ازواج مطہرات کے تھے اور عبارت سابقہ اسی پر دلالت کرتی ہی والا اگر بشان پنجتن پاک روافض کے نازل ہوتی تو آنحضرت صلعم کیون فرماتے کہ یا اللہ تعالی یہ لوگ میرے اہل بیت ہین کیونکہ یہ بات اہل دنیا کو سزاوار ہی کہ کوئی سخی اوسکی اولاد کو عطائے خلعت دینا چاہے اور وہ کہہ سکتا ہی کہ اہر داتا یہ

لوگ میرے خاندانی ہین انکو دیجیے شان نبی کریم صلعم کی اس سے بہت اعلی ہی علاوہ اسکے
انحصار پر دلالت کرتا ہی اور مفہوم اوسکا سابق کسی امر کو چاہتا ہی جیسے ازواج مطہرات
ذات بابرکات نے آنحضرت صلعم کو طلب نفقہ وغیرہ سے تنگ کیا تھا جس سے مانند زنان
دنیا کے ایک حرص پائی جاتی ہی ہرآینہ چہارتن آل عبا کو کوئی بات اس قسم کی آنحضرت صلعم کے
پیش نہ آئی مگر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا کہنا کہ یا رسول اللہ مین اہل بیت آپکی ہون یا نہین
ارادہ داخل ہونا اندر کملی کے ہو سکتا ہی کیونکہ جسقدر علم آنحضرت صلعم کو فہم آیت قرآنی ہو چکا تھا اونکو
حاصل نہین تھا اونھون نے قصد داخل ہونیکا اسلیے کیا اور آنحضرت صلعم اونکو بسبب
داخل رہنے آیہ کریمہ کے تم اچھی یا تم اپنی جگہہ پر فرمایا خوارج جو صرف ازواج مطہرات کو
داخل آیہ تطہیر کہتے ہین وہ حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہان جگہہ دینگے کذب
و وضع کو دخل نہین ہی اور تاویل کی گنجایش نہین ناچار چہارتن آل عبا کو شامل اہلبیت نبوی بحدیث دعائی و
ازواج مطہرات کو داخل آیہ قرآنی سمجھنا چاہیے اللہم صل علی سیدنا محمد و ازواجہ و اہلبیتہ و اصحابہ اجمعین

سوال

روافض حضرات ازواج مطہرات و اصحاب کبار خصوص امہات المومنین عایشہ و حفصہ رضی اللہ
عنہما کو اور حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر و فاسق کہتے ہین اور
سنت وجماعت کو فاسق و مخالف و منافق بتاتے اور خوارج حضرت علی و فاطمہ و حسن
و حسین و ایمہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے و بسبب مدح و مناقب آپکے سنت وجماعت کو کافر
کہتے ہین اگر سنت وجماعت ان دونون فرقے کو کافر کہین تو عقاید سے سنت وجماعت کے
دلیل لاتے ہین کہ سنی کسی اہل قبلہ کو کافر کہہ نہین سکتے آیا کوئی دلیل ان دونون فرقے کو
کافر کہنے کی ہی یا نہین اور معنی کافر نہ کہنے کے کیا ہین اور جو حدیث بشان حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کے وارد ہی کہ ای علی تمھارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہی کیا معنی رکھتی ہی اور حدیث
خاندان میرا مانند کشتی حضرت نوح عم کی ہی کیا ارشاد کرتی ہی بیان کیجیے

جواب

معنی کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے کے یہ ہین کہ سنت و جماعت مانند اہل بدعات کے ہر مرتکب کبیرہ کو کافر نہین کہتے جیسا روافض و خوارج کی عادت ہی اور سائل اپنے سوال مین اوسکی تصریح لکھتا ہی اگر احیانًا کسی سے کوئی بات یا کام کافر کا صادر ہو جاے تو اوسکو سمجھا دیتے ہین کہ ایسا کہنے سے یا کرنے سے مومن کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہ اور مفہوم حدیث شریف اے علی تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی کا ہی ایسا ہی مضمون حدیث شریف خاندان میرا مانند کشتی نوح عم کے ہی جانا ہی لیس اگر کوئی شخص اپنے کو کافر کہے یا کام کفر کا اختیار کرے اوسکو سنت و جماعت بلا تامل کافر کہتے ہین اور متفق تمامی اہل اسلام کا ہی کہ گالی دینے والا حضرت انبیا عم کا بلاشبہہ کافر ہی کیونکہ حضرات انبیا عم سے ایسا کوئی کام صادر نہین ہوا ہی جس سے اونکو برا کہا جائے تو خود برا کہنے والا کافر ہوتا ہی جیسے آئینہ پر کوئی تلوار کھینچے خود اپنے پر کھینچتا ہی حضرات ازواج مطہرات و اہلبیت طاہرات و صحابہ کبار اگرچہ مثل حضرات انبیا معصوم نہین ہین مگر بہر رنگ عصمت وہ بھی محفوظ ہین اونکو بد کہنے والا خود اوسی بدی مین ماخوذ ہوگا جیسا بیان کیا گیا علاوہ بران آیۂ قرآنی لیغیظ بہم الکفار یعنی بغض اونسے کام کافرونکا ہی دلالت صریح کرتی ہی و بفحواے حدیث شریف حب ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم ایمان ہی اور بغض اونکا کفر ہی صحیح ہی اور بھی حدیث اصحاب میرے مانند ستارے کے ہین جنکو پیشوا کروگے تم البتہ ہدایت پاؤگے مشہور و متواتر ہی اور حدیث اہلبیت میری مانند کشتی نوح عم کے ہی متفق علیہ جمہور اور اگر روافض و خوارج کہین کہ ہم بعض کو مانتے ہین مین کہونگا کشتی چلانا دریا مین بدون ستارہ شناسی مشکل ہی اور کشتی مین بیٹھنا اور اوسکو چھوڑنا کب طوفان سے نجات دیتی ہی سواے غرق ہونے کے اور کیا چارہ ہی بیت

حب ایشان دلیل صدق و وفاق ✦ بغض ایشان دلیل کفر و نفاق ✦

اور اگر روافض و خوارج صرف سنت و جماعت کو کافر کہین تو اونکو ویسا کہنا جائز ہی کیونکہ جزاے برائی

بُرائی ہی اور اگر صبر کرین کچھ نہ کہین تو ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلعم نے جو قائم رہیے میری سنت پر وقت بگہڑنے میری امت کے اوسکو ثواب سو شہید کا ہی کیونکہ شہید یکبار جنگ گاہ مین قتل ہوتا ہی اور یہ شخص ہمیشہ طعن تشنیع سے بار بار قتل ہوتا ہی

سوال

روافض و خوارج حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اونکے بیٹے یزید پر لعن کرتے ہین اور بعضے محدثین جنگ حضرت معاویہ بساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خطاے اجتہادی لکھتے ہین اور بعضے متکلمین یزید پر لعن کرتے ہین اور بعضون نے سکوت اختیار کیا باعث اس اختلاف کا کیا ہی اور مقلد کون راہ چلے آیا معاویہ اور بیٹے پر اونکے لعن کرے یا چپ رہے

جواب

سنت وجماعت ایسے بدعات مانند روافض و خوارج کے نہین رکھتے کہ ہر گناہگار کو لعن کرین کیونکہ انکے یہان مرتکب کبیرہ کی توبہ قبول ہی اور توبہ کرنے والا ایسا ہی اور مومن پر لعن حرام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لڑائی کرنے والا انکے یہان کافر نہین ہوتا اور نہ مخالف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فاسق و گرنہ حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما جو جنگ جمل مین شہید ہوے ہین بد نہین کہہ سکتے اور نہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بُرا علی الخصوص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور حدیث جب ذکر کرو تم میرے اصحاب کا تو خیر سے یاد رکھنے کی بات ہی ہر چند باغی ہونا اونکا امام بحق حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے مرتکب کبیرہ کہا جاتا ہی اور حکم اوسکا توبہ ہی اور جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلع بیعت کی اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی وہ امام بحق ہوے اور خلافت اونکی خلافت عادلہ منتظمہ ہی باقی رہا اونکا بیٹا یزید وہ نہ صحابی ہی اور نہ خلافت اوسکی خلافت عادلہ بلکہ خلافت جائرہ غیر منتظمہ ہی مانند ملوک اسلام کے اگرچہ باعث صحابی نہونے کے وہ تحت مین رضی اللہ عنہ کے داخل نہین ہی لیکن مستحق لعن کا

بھی نہین ہی کیا معلوم کہ اوسنے توبہ کی ہو اوسوقت لعن کرنے والے پر لعن عود کریگی اسواسطے
امام حجت الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ چپ ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے
اوسپر لعن کی باعث اس اختلاف کا یہ ہی کہ سکوت مین خطر نہین اگر حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ شہید کربلا کے قتل سے راضی ہونا اور بعد قتل خوش رہنا دلیل لعن اوپر یزید کے ہو
تو حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے اسقدر درباب قتل ناحق حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ و کتمان خون و نام قاتل ثابت ہی جو بناے لڑائی جمل و صفین ہوئی اور ہزارون مخلوق
ہلاک ہوئی علامہ ہر دو خون یعنی حضرت شہید کربلا و خلیفہ ثالث کو وزن کرتے تب
بحق یزید جو فرماتے سو بجا ہی پس اس مسئلہ مین اونکی تقلید کرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ
رفتہ رفتہ عادت روافض کی ہو جاتی ہی کہ بھر مرتکب کبیرہ کو لعن کرنے لگین اور بادشاہان
دنیا کو کوئی بدی سے کم یاد کرتا ہی البتہ درحین بادشاہت اوسکو سلطان خلد اللہ ملکہ کہتے
اور بعد موت اوسکے کوئی بھلائی یا برائی سے یاد نہین کرتے اگر ظالم بادشاہون کو لعن کرنا
موجب ثواب کا ہوتا تو یزید و مروان و حجاج و ہشام و ولید و عبد الملک و چنگیز خان
ہلاکو پر لعن کرنیسے تو وہ نیکی حاصل ہوتا اگر کسی نے ظلم کیا عند اللہ مظلوم اوس سے داد
لیویگا نہ کہ پاداش اوسکی لعن طعن سے ہوگی اور مظلوم کو کچھ فائدہ اس لعن طعن سے ہوگا
اگر ابو جہل و ابو لہب و شیطان کو بھی لعن کوئی نکرے تو اوسکا خوف نہین ہی اور اگر کرے
اوسکی بھی پروا نہین ہی کیونکہ لعن اونکی دلیل قطعی سے ثابت ہو چکی ہی خدا بڑا علم والا ہی

فصل

قال رسول اللہ صلعم انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا
من بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی و لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض یعنی فرمایا رسول خدا صلعم نے مین چھوڑ جاتا ہون تم مین دو طریق
اگر تم چنگل مار رہو اون دونون مین تو ہرگز گمراہ نہوگے پیچھے میرے اور ایک ان دونون مین کا بڑا ہی

دو بہتر سے (کتاب خدا کی) خاندانی قرابتدار میرے (اور یہ دونون کبھی جدا نہونگے مجھسے آکر
ملینگے اوپر حوض کوثر کے) مضمون ہے اس حدیث شریف کے روافض کہتے ہین کہ ہم چنگل مارتے ہین
اور سنت و جماعت کہتے ہین کہ ہم اس مقام پر چند مسئلہ فروعی اختلاف درمیان شیعہ و سنی کے جو
ہین لکھتے ہین تا منصف مزاج خوب سمجھ جائینگے کہ کون فرقہ خلاف فرمان حضرت رسول انس
وجان صلعم کر رہا ہی پہلا مسئلہ وضو مین بجاے پیر دھونے کے مسح کرنا حالانکہ خداوند تعالی اسنے
اپنے کلام قدیم مین فرمایا اے ایماندارو جب تم ارادہ نماز کرو اور بے وضو ہو پس دھو اپنے مونھون کو
اور ہاتھون کو کہنیون تک اور مسح سر کرو اور پیر ٹخنو تک روافض نے اس سے پیر کو عطف
اوپر سر کے کیا کیونکہ قریب ہی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو شاگرد حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے ہین اور سب مفسرون سے بڑے اونکی تفسیر مین ایک بات از راہ استعجاب
دیکھکر مسح پیر اختیار کیا اور وہ یہ ہی کہ مین نہین پاتا ہون کتاب اللہ مین مگر مسح کو اور آدمی پیر
دھوتے ہین اور خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پیر دھونا اور مسح کرنا دونون روایت صحیح ہین
ایسا ہی اور ایمۂ اہلبیت رضی اللہ عنہ سے روافض اسکو کبھی تقیہ پر گمان کرتے ہین اور کبھی
پیر ٹھنڈھا کرنا مراد لیتے سنت و جماعت کہتے ہین کہ یہ آیت سورۂ مائدہ کی ہی اور مائدہ باعتبار
نزول آخر قرآن مجید و فرقان حمید ہی آنحضرت صلعم مدت پیغمبری تیئیس ۲۳ برس پنجگانہ نماز کے خود
وضو فرماتے اور سارے آدمی کو بتلاتے پھر بزرگان دین کو مجال پوشیدہ کرنے امر حق کی کہان
تھی جو وے بجاے مسح پیر کے دھونا اختیار کرسکین اور یہی آیت اگر دلیل فرضیت وضو کی ہو
تو اتنی مدت آدمی بے وضو نماز ادا نہین کرتے تھے پس یہ آیت اوپر بنایت مطلقہ تیمم و وضو
و غسل کے لیے نازل ہوئی ہی اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما خود حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کو پیر دھوتے دیکھا ہی اوسوقت آپکو کسی سے تقیہ نہ تھا اور نہ ٹھنڈھا کرنا
بلکہ جب موزہ پیر مین آپکے رہتا تو مسح کرتے اور جب خالی پیر ہوتا تو دھوتے روافض موزہ پر
مسح کرنیکو حرام جانتے ہین اور محققین سنت و جماعت کے نزدیک وہ آیہ فرضیت وضو کو

ماقبل سے جو معمول ہی موکد ہی کیونکہ قرات قاریان قدیم قرآن کی مخالف طور پر ہی جسکو اس عبارت
اردو مین لانا محض بے سود ہی علاوہ اسکے آیۂ کریمہ سے دونون ہاتھ اور دونون پیر دھونا ثابت
نہین ہوتا کیونکہ جب جمع بمقابلۂ جمع ہو ہر فرد کو ایک ایک حاصل ہوتا ہی بہر صورت تابع حدیث
شریف نبوی کا ہونا چاہیے اور اجماع امت کو ماننا اور قول سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
کہ اگر قائم ہوتا دین عقل سے تو ہر آینہ مسح موزہ نیچے پانون کے ہوتا اور دونون فریقون سے
کون خلاف قرآن کر رہا ہی جاننا اور مسلک احتیاط کو چلنا دوسرا مسئلہ وطی فی دبر النساء ہی روافض نے
بہت شد و مد سے آیۂ قرآنی سے ثابت کیا کہ خداوند تعالی نے اپنے بندیکو فرمایا کہ عورت تمہارا
کھیت ہی آؤ تم اپنے کھیت کو جس طرف سے چاہو اور قوم حضرت لوط عم نے جب خواہش لواطت حضرت
لوط عم کے مہمانون سے کی آپ نے ارشاد بجانب عورتون کے کیا اور قوم مذکور سوائے دبر کے
قبل کو پسند نہین کرتے اللہ جلشانہ و اعظم برہانہ نے اوس قصہ کو بلا انکار اپنے کلام قدیم مین
ذکر فرمایا اور جو حکایت اگلی امت کی بلا انکار قرآن مجید مین مذکور ہوئی سو اہل اسلام کے لیے
حجت ہی اور اگر کوئی شخص کسی مکان کا مالک ہو تو اوسکو جہان جی چاہے رہنا درست ہی
سنت وجماعت اس آیت کے معنی اسطرح بیان کرتے ہین کہ عورت تمہارا کھیت ہی آؤ تم
اپنے کھیت مین جس طرح سے چاہو یعنی کھڑے اور بیٹھے و سوتے اور اولٹے طور پر جیسے حیوان
پیٹھ کی طرف سے گشتی کرتا ہی چونکہ عادت عرب کی پیٹھ کی طرف سے وطی کرنے کی خواہش طبیعت سے
رکھتے تھے اور قوم یہود کہتے کہ جو پیٹھ کی طرف سے مجامعت کرے اوسکا لڑکا احول چشم
پیدا ہوگا حضرت حکیم علی الاطلاق نے یہود کے زعم کو باطل کیا اور کہا کہ آؤ تم اپنے کھیت کو
جسطرح چاہو اور قصۂ قوم حضرت لوط عم کو بلا انکار جو کہتے ہین سو محض غلط فہمی ہی وہ قصہ
خاص محل انکار مین واقع ہوا ہی کیونکہ اوس قوم سے قریب تھا کہ قطع نسل ہو جائے اسواسطے
ارشاد بہ مباشرت زنان ہوا علاوہ اسکے دبر کھیت نہین ہی کیونکہ نطفہ رحم مین قرار پاتا ہی اور دبر سے
رحم مین کوئی راہ نہین ہی البتہ فرج سے رحم مین راہ ہی اور سوائے قرآن و حدیث و اجماع امت کے

قیاس مجتہد قبح عقلی کو غور کر رہا ہی کہ اطبا اپنی کتاب مین لکھتے ہین جو کوئی اپنی جورو سے از راہ
دبر دخول کرے تو ضرور اوسکا بیٹا لوطی بنے گا اب کہیے خلاف ثقلین کون رہا گیا اور جو اعتراض
جو تہمت اوپر سنت وجماعت کے کرتے ہین کہ قدماے سنی اس کار کی حلت کے قائل اور اس
فعل کے فاعل تھے حاشا ثم حاشا شک نہین کہ بعض عوام او نٹا اوسکو سمجھتے ہین جیسے قوم
انصار مجرد غیبوبت حشفہ سے غسل فرض نہین جانتی اور قید انزال لگاتی اور بعضے مہاجرین
ماہ مبارک رمضان مین سیاہ و سفید تاگا ساق مین باندھکر وقت تفریق تک ہر دو لون
رشتہ کے سحور کھاتے یہ معنی قائل ہونے کے نہین ہین اور فاعل ہونے کی صورت یہ ہی کہ خود عرب
مثل چارپایہ پشت کی طرف سے وطی کرنا فرج مین بڑی رغبت کرتے تھے جیسے بعضے اقوام
وطی معکوسی کو بہت پسند کرتے اور سبب فرحت سمجھتے ویسا ہی عرب بالطبع زنان فربہ و
گرندہ کو پسند کرتے ہین اور اہل ہندستان پتلی و نازک کو اور ہر ملک والے اپنی عادت سے
مجبور ہین کہ العادة هي الطبيعة الخامسة یعنی عادت انسان کی پانچوین طبیعت ہی
اوسکا چھوڑنا دشوار ہی سو اگر حکم شرع سے مطابق ہو تو خوب ہی چنانچہ شان نزول مین آیہ
کریمہ کے جو حولت الباهحة رحلي یعنی پھیرا مین نے اپنے اسباب کو گذری رات اسی سے
کنایہ ہی نہ کہ وطی دبر سے اشارہ ہی اور جو هلكت واهلكت یعنی ہلاک ہوا مین اور
ہلاک کیا ہے روافض کو خوض کا ہی اگر اونکی سمجھ پر وہ راہ چلے ہوتے تو حولت الباهحة رحلي
نہ کہتے بلکہ غلطت في الاتيان یعنی بھولا مین دروازے سے آنے کو کنایہ بتاتے اور
روافض خوب جانتے ہین کہ وطی فی دبر نسا مین بجانب پشت پھیر نا ضرور نہین ہی تیسرا مسئلہ
متعہ ہی جسکو روافض نکاح سے افضل جانتے ہین اور ثواب موعود کرنے آیہ قرآنی سے پس جو
تم برخوردار ہی لو اون عورتون سے دو اجرت اونکی جو ٹھیرایا ہی حلال سمجھتے اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ پر تہمت باندھتے ہین کہ از زمان خیر تو امان آنحضرت صلعم تا وفات حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ متعہ حلال تھا خلیفۂ دوم نے اپنی خلافت مین متعہ کو حرام کیا اور نماز تراویح

بدعت محرمہ کو رواج دیا سنت و جماعت کہتے ہین کہ آیہ کریمہ اوپر تاکید مہور زنان کے نازل ہوئی کیونکہ اوپر ذکر نکاح ہوچکا ہے بعد اوسکے تاکید مہور ہے اور ہے اس مقام مین ایک رافضی و خارجی کا مباحثہ لکھتا ہون کہ ایک خارجی نے کسی رافضی سے کہا کہ خداوند تعالی نے قرآن مجید مین وعدہ حتمی شیعہ کو جہنم مین داخل کرنیکا کیا ہے ثم لننزعن من کل شیعة ایہم اشد علی الرحمن عتیا یعنی پھر ہر آینہ کھینچ لیجاینگے ہم ہر شیعہ کو جہنم مین کون اونمین سے خدا پر سرکش تھا رافضی نے کہا کہ لفظ ثم واسطے تعقیب کے آتا ہے جسکا آگے کچھ مضمون مذکور ہے اور مراد اوس سے گروہ ہے خارجی نے جواب دیا کہ مین تعقیب نہین جانتا اور علم معنی و بیان پڑھا نہین تم بھی بنام میرے مذمت کوئی آیہ قرآنی سے اسطرح ثابت کرو اگر روافض بغرض کہین ہم بھی فا تعقیب نہین سمجھتے تو کیا چارہ اونکے کان مین حضرات ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کا اقوال ڈالنے چاہیے کہ وہ کیا ارشاد کر رہے ہین اور کتاب اللہ جو راہ بڑی ہے سورۂ مومنین کیا ہدایت بتاتی ہے قولہ تعالی الذین لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم یعنی جو لوگ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتے ہین مگر اپنی جورو اور لونڈی سے عورت متعہ کی ہوئی نہ جورو و لونڈی ہے کیونکہ احکام زوجیت طلاق و خلع و عدت وغیرہ کچھ اوسپر نہین ہے اور عورت حرہ لونڈی بھی نہین ہے اور حضرت محمد بن حنیفہؓ اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ نہی رسول اللہ صلعم عن المتعة و لحوم الحمر الاھلیة یعنی منع فرمایا آنحضرت صلعم نے متعہ اور گوشت گدھے خانگی سے اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما شروع مین متعہ کو مباح جانتے تھے جبسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکو نہایت زجر کیا کہ تم بڑے عیاش ہو اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قول سے رجوع کی کسی نے اونکی اگلی بات پر بحث کی تھی کہ فتوی عبد اللہ بن عباس حلت متعہ پر ہے جب وہ دونون اونکے پاس آئے اور قائل حرمت متعہ نے پوچھا کہ تمہارا فتوی لیکے قافلے روانہ ہوگئے اور لوگون نے اوسپر شعر کہے کہا کیا فتوی کہا مدعی حلت متعہ نے جب کوئی مسافرت کو

جاوے اور وہان حفاظت اسباب کے لیے یا اپنی غمگساری کے واسطے ایک عورت نرم اندام پاکیزہ کو اپنی بیوی کرلیوے تاوقتیکہ قافلہ وہان ہے کہا ابن عباس نے قسم خدا کی مین نے ایسا فتویٰ ندیا ہر آئینہ یہ مثل مردہ اور خون مسفوح اور گوشت خوک کے ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود متعہ کو منع یا حرام نفرمایا بلکہ وہ ایسا ہی کہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھنا ثابت ہی لیکن اب اگر کوئی کعبۂ معظمہ سے رخ بدل کر پھر متوجہ طرف بیت المقدس ہووے ہر آئینہ ملامت کیا جاتا ہی اور حضرت خلیفۂ ثانی نے تمامی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے خبر حرمت متعہ دی تھی اور اگر خلاف ہوتا تو صحابہ کیون سکوت اختیار کرتے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیون نہ بولتے اور ثابت ہی کہ جب حضرت فاروق نے عورت حاملہ کو سنگسار کرنا چاہا حضرت امیر نے وضع حمل تک موقوف کیا جسمین اون امام عادل نے نہایت عدم نفسانیت سے کہا لولا علی لهلك عمر (اگر نہ ہوتے علی تحقیق عمر ہلاک ہوجاتے) بسبب خطا کرنے حکم فیصل قضیہ کے قطع نظر اوس سے خود حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین متعہ کیا نہین اور نہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم سے متعہ ثابت ہی آرے اول اسلام مین متعہ بحسب ضرورت مباح تھا اور جب آیۂ قرآنی برخلاف اوسکے نازل ہوئی کہ سواے جورو اور لونڈی کے اور جگہ کی شہوت رانی حرام ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین بعض عیاش کو متعہ کرتے پایا اسواسطے بہ بانگ بلند خبر حرمت متعہ کی دی کیونکہ حکم شرع رخصت و عزیمت ہی جیسے قصر نماز مسافر کی سو جو کوئی حضر مین بھی قصر کرتا ہی ہر آئینہ مرتکب حرام ہوتا ہی اور نماز قصر کی مسافرت مین حکم دائمی ہی بخلاف متعہ کے کہ وہ ساتھ گوشت گدھے کے مباح ہوا تھا پھر دونون حرام ہوے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل فرج سواهما حرام یعنی ہر شرمگاہ سواے جورو و لونڈی کے حرام ہی اور دلیل عقلی بھی حرمت متعہ کی مقتضی ہی کہ غالب انسان اپنی بیٹی وغیرہ محارم کو نکاح یا متعہ کریگا کیونکہ ایک شخص مسافر نے متعہ کیا اور چند روز مقاربت کرکے اپنے مکان چلا گیا اب اوسکے

نطفہ سے جو دختر مثلاً پیدا ہوئی ثانیاً اپنے باپ بھائی وغیرہ کو نکاح ومتعہ کرسکیگی استغفر اللہ اشرف المخلوقات ہو کے خصلت چارپایہ اختیار کرے یہہ ہی حال چنگل مارنا کتاب اللہ وخاندان حضرت رسول اللہ صلعم کے ساتھ باقی رہا سنت تراویح کو بدعت محرمہ کہنا بڑے ہی تعجب کی بات ہے خود ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چند روز بذات شریف وبنفس نفیس اس نماز کو ماہ مبارک صیام مین ادا کیا بعد اوسکے آپ نے ترک کیا کہ امت پہ فرض نہ ہو جائے کیونکہ جو عادت آپ ہمیشہ کرتے وہ امت پر فرض یا واجب ہوتی اور معنی سنن کے یہ ہین آپ کسی عادت کو کبھی کرین اور چھوڑ دیوین حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عبادت کو بڑی کوشش سے قائم کیا کیونکہ اونکی عبادت دائمی فرض و واجب ہو نہین سکتی پھر بدعت کیون ہوگی فص علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین یعنی لازم پکڑو تم میری سنت اور میرے خلفاے راشدین کی سنت کو دلالت صحیح ہے قصہ مختصر حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین رواج متعہ کیون نہ دیا اور نماز تراویح سے آدمی کو باز کیون نہ رکھا اگرچہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے خوگر نماز تراویح کے ہو گئے تھے لیکن بوڑھا دہقانی ایڑی پھٹے ہوے کو وضو مین پیر دھونا نہایت شاق تھا خصوص جاڑے مین جسپر فرمان آنحضرت صلعم کا ویل للعقاب یعنی روز قیامت مین ایڑی کی خرابی ہے بطور عتاب کے صادر ہے بجان ودل قبول کرتا اور مشقت سے بچتا اور متعہ جو پیرون کی خاصیت معجون زرعونی وجوانون کو حلواے لبوب صغیر و کبیر کا ہے اور سننے سے خواہ مخواہ نعوظ لاتا ہے اور طلا وغیرہ ادویہ سے مستغنی کرتا ہے بیشک وبے شبہہ راضی ہوتے البتہ وطی فی دبر زنان مین اکثر لطیف طبع کو رغبت نہوگی) مگر امام برحق معصوم مفترض الطاعت کیونکر تبلیغ احکام پر ملاحظہ کرینگے کیا آپکو دورمین خلافت بھی تقیہ تھا حاشا وکلا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بڑا احسان ماننا چاہیے کہ آدمی کو عبادت مین رغبت دلائی اور حرام کاری سے بچایا اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اونکے موافق کیا اسواسطے آپکے ملفوظات کتاب

۱۷۰۷۴

نہج البلاغت مین شیخین کو بلفظ و ہما امامان عادلان فرمایا ابیات	
بعد از نبی خلیفۂ عہد و ولی	بوبکر و عمر شناس و عثمان سے علی
این نکتہ بجان شنو اگر اہل دلے	اجماع صحابہ بہتر از نص جلی

خاتمہ

احوال مین کتب علماء اسانید و استنباط فرقۂ اہل تشیع و اہل تسنن سے تا عقل سلیم و ذہن مستقیم حق و باطل سے تفریق کرے چونکہ دونون فرقون نے حضرت امام باقر و جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے شاگردی کی لیکن روافض سوائے روایت ائمۂ اہل بیت و شیعیان کے دوسرے کی قبول نہین کرتے کیونکہ بزعم انکے تمامی اصحاب آنحضرت صلعم بعد وفات کے نعوذ باللہ مرتد ہوگئے تھے روی سلیم بن قیس الهلالی فی کتاب وفات النبی صلعم عن ابن عباس عن امیر المؤمنین خیر اللہ عن الصادق ان الصحابة ارتدوا بعد وفات النبی صلعم الا اربعة انفس وفی روایة عن الصادق الا ستة یعنی روایت کی سلیم ابن قیس ہلالی نے بیچ کتاب وفات النبی صلعم کے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تحقیق صحابہ دین سے پھر گئے تھے بعد وفات آنحضرت صلعم کے مگر چار کس اور ایک روایت مین ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مگر چھ آدمی پس جبکہ تو ہی راوی بے دین و بے باک کی روایت کیونکر قبول کرین اور چار یا چھ آدمی سے تمام احادیث آنحضرت صلعم کے پانا محال ہو کہ صرف بشان حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حدیث خذوا نصف العلم من هذه الحمیراء یعنی پکڑو آدھے علم کو اس گوری عورت سے ناچار کتاب نہج البلاغت کو ملفوظات سے حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور صحیفۂ کاملہ کو مقولات سے حضرت امام زین العابدین سجاد رضی اللہ عنہ کے قرار دیتے ہین وہ بھی کافی نہین ہوتا تب چار کتابیں بنام صحاح اربعہ ایک کافی تصنیف محمد یعقوب کلینی دوسری من لا یحضره الفقیه تصنیف ابن بابویہ قمی تیسری تہذیب چوتھی استبصار تصنیف شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی

کی ہی اور سید شریف مرتضی ملقب بعلم الہدی کی تالیفات بہت ہین سنت جماعت کی ستاویز صحاح ستہ ہیں
یکے بخاری دوم مسلم سوم ترمذی چہارم ابوداؤد پنجم نسائی ششم ابن ماجہ اور موطا امام مالک کی بخاری مسلم کی اصل ہی

تنبیہ

سنت وجماعت اپنے علما کو جو لفظا امام سے یاد کرتے ہین مجازا ہی بسبب تصنیف وتالیف کتب حدیث واصول وعقائد وفقہ کے جیسا علم صرف ونحو وبلاغت ومعانی وبیان ومنطق وحکمت کے مصنف ومولف کو امام کہتے ہین وگرنہ امام حقیقی ایمۂ اہلبیت رضی اللہ عنہم بارہ ہین اور اپنے اپنے زمانے کے قطب چنانچہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ بعد غائب ہونے کے بزمرہ قطب ملے حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شواہد النبوۃ مین شیخ علاء الدولہ سمنانی رح سے نقل کی ہی اور بھی شیخ محی الدین ابن عربی رح کی فتوحات مکی سے حال حضرت امام مہدی آخر الزمان کا لکھا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ امام مہدی اولاد سے حضرت امام حسن مجتبی کے پیدا ہونگے

نام بارہ امام رضی اللہ عنہم	تاریخ تولد	تاریخ وفات ہجری
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ	۲	۴۰
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۳ ہجری	۴۹
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۴	۶۱
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۳۸	۹۵
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	۵۷	۱۱۴
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۸۳	۱۴۸
حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ	۱۱۹	۱۸۶
حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ	۱۴۸	۲۰۴
حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ	۱۹۵	۲۲۰
حضرت امام محمد نقی رضی اللہ عنہ	۲۱۲	۲۴۵

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ	۲۳۲	۲۶۰
حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ	۲۵۵	۲۶۲
علمای سنت و جماعت	**تاریخ تولد**	**تاریخ وفات**
حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ		۱۵۰
حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ		۱۸۲
حضرت امام محمد رحمہ اللہ		۱۸۶
حضرت امام مالک رحمہ اللہ		۱۷۹
حضرت امام شافعی رحمہ اللہ		۲۰۴
حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ		۲۴۱
حضرت امام بخاری رحمہ اللہ		۲۵۶
حضرت امام مسلم رحمہ اللہ		۲۶۱
حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ		۲۷۹
حضرت امام ابی داؤد رحمہ اللہ		۲۷۵
حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ		۲۷۳
حضرت امام نسائی رحمہ اللہ		۳۰۳
علمای شیعہ	**تاریخ تولد**	**تاریخ وفات**
محمد یعقوب کلینی	۲۷۰	۳۲۸
ابن بابویہ قمی	۲۶۸	۳۲۹
شیخ ابوجعفر طوسی	۳۹۰	۴۶۰
سید شریف مرتضی ملقب بعلم الہدی	۲۵۵	۴۳۶

اس جگہ روایت فریقین کو قیاس کرنا چاہیے معہذا سنت و جماعت تمامی اصحاب

رضی اللہ عنہم کو عدول جانتے ہین اور روایت حدیث بشرط عدالت سب سے قبول کرتے ہین
علاوہ حفاظ حدیث ائمہ تھے اور اب بھی موجود ہین روافض جب کلام الٰہی کو حفظ نہین
کرتے احادیث نبوی صلعم کی کیا پروا رکھتے سچ تو یہی قرآن منزل آسمانی بعد تحریف عثمانی ناتمام ہے
جیسا کلینی نے روایت کی کہ قرآن سترہ ہزار آیت تھا اور بعد اسقاط و حذف کے جو باقی ہے بوقت
خروج حضرت امام مہدی آخرزمان رضی اللہ عنہ سب ظاہر ہوگا یہی باعث ہے حفظ نکرنے کا
سبحان اللہ اب قرآن لائق استدلال اونکے نرہا بطور توریت و انجیل و زبور وغیرہ صحائف
آسمانی کے ہوا حال راوی ان فرقے کا سنا چاہیے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے
سامنے کوئی قرآن پڑھ رہا تھا آپ نے قرآن اوٹھا کر ٹپک مارا اہانت سے صرف اسی قدر نہین
لعامیت نکرنا بلکہ حضرت ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم اپنے شیعہ کے سولے غیر کو گمراہ ہونیکے
راضی تھے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت زنانے کو
احتلام ہوتا ہے آپ نے کہا ہان مگر اونسے مت اظہار کرو کیونکہ شرم کی بات ہے اور آپ سے
روایت ہے کہ اے گروہ شیعہ خدمت لونڈی کی حق میرا ہے اور شرمگاہ اوسکی حق تمہارا اور
آپ سے کسی نے سوال کیا کہ سور کے چمڑے کی ڈولچی بنانا درست ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ
نہین کیونکہ اللہ تعالی نے گوشت سور کا قرآن مین حرام فرمایا ہے نہ چمڑے کو علاوہ باب
تکفیر عترت اہلبیت رضی اللہ عنہم کی بڑی کتابون مین دیکھنا چاہیے از انجملہ حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ عنہ کے بھائی کو جعفر کذاب کہتے ہین اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے بھائی
زید شہید کو کافر اسیواسطے حضرت امام جعفر بن باقر رضی اللہ عنہما کو صادق کہتے ہین
شیخ طائفہ ابوجعفر طوسی اپنے اوستاد شیخ مفید سے کتاب تہذیب مین نقل کرتے ہین کہ
ابوالحسن ہارونی اول مین اعتقاد مذہب شیعہ کا رکھتا تھا اور قائل امامت ائمہ تھا آخر
جب کثرت اختلاف ان فرقے میں دیکھی اور مسائل ان گروہ کے تشبیہ مختلف پائے
شافعی بنگیا اور جو لوگ پیروان شیخ تھے اور مدت عمر اونکی شاگردی کرتے رہے شیخ کی

دیکھا دیکھی شافعی بنگئے فی الواقع جو کہ اس مذہب مین خوب غور کریگا بیشک جان لیگا کہ سبیل نجات اس مذہب مین بند ہی اور راہ اخلاص کی بہت ہی تنگ ناچار اسکو چھوڑیگا اور دوسرا مذہب پکڑیگا اور مضمون حدیث شریف کہ نزدیک ہی پراگندہ ہو گی امت میری تہتر فرقے مین جسمین بہتر دوزخی ہونگے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون فرقہ ہی فرمایا جس راہ مین مین ہون اور اصحاب خوب سمجھ لو سنت وجماعت جنگی آیات قرآن کو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ حفظ رکھتے ہین اور بزبان مبارک حضرت رسول رحمن صلعم سے سماعت کی ہین اور تحریف سے جن وانسان کے محفوظ اعتقاد کرتے کیونکہ خود خداوند تعالی اوسکا حافظ ونگاہبان ہی اور اوس عالم عالیشان کے حکم مین کسیکو دخل نہین اور نہ علم سے اوسکے کوئی چیز پوشیدہ ہی

فائدہ

روافض نے سنت وجماعت کی دیکھا دیکھی کتب تفسیر حدیث واصول عقائد وفقہ وغیرہ تدوین کیے ہین اور واسطے تلبیس کے اکثر علما کا نام بطور علماے سنت وجماعت کے رکھا اور کتابونکا نام بھی بنام کتب سنی کے نامزد کیا چنانچہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کہ صاحب تفسیر کبیر سنت وجماعت ہین شیعہ مین بھی ایک فخرالدین رازی صاحب تفسیر ہوا ہی اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی صاحب احیاء العلوم سنت وجماعت ہین اور شیعہ مین بھی ایک عالم غزالی نام ہی اس سے عوام کم بچتے آخر دھوکا کھا کر اونکے دام مین آ ہی جاتے اور کبھی کتاب بنام وصیت نامہ آنحضرت صلعم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جسکے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہین ایسا رواج دیتے کہ سواے نقادان فن حدیث کے کم کوئی اوس کید سے آگاہ ہوسکے چنانچہ مورخان ومفسران اہل سنت وجماعت بھی احیانا نقل کر لیتے لیکن خداوند تعالی کے فضل سے فراست صادقہ اہل حق اسے باطل کو خوب ہی جدا کر ڈالتی ہی ہرچند علم تصوف سے اس فرقے کو مطلقا آگہی نہین ہی اور بعض نے اوسکی تردید لکھی ہی اور حضرات صوفیہ صافیہ رضی اللہ عنہم کو گمراہ کہا ہی مگر بعضے فرقے تقلید سے حکماے یونان کے جو تصوف اونکے

پاس علم اخلاق ہی کچھ علم تصوف مندرج صحیفہ کیا ہی تاکہ معلوم ہوو کے کہ یہ لوگ کبھی اس میدان کے مرد ہین اور بعضے مقام مین اہل حق کو دعو کا دیوین خصوص حضرت غوث الاعظم رح کو بہت بد جانتے اور خواجہ بہاء الدین نقشبند کو جولاہا اور منصور کو حلاج اور حلاج دھنیے کو کہتے ہین اور حافظ شیرازی کو اپنے مین داخل کرتے اونسے کیا خوب کہا بیت کفر ست در طریقت ما کینہ داشتن + آئین ماست داغ چو آئینہ داشتن + اور یہ فائدہ نہایت یاد رکھنے کا ہی کہ جب کسی طرح کا شبہہ ہو اوسکو صاف کرنا خصوص حضرات صوفیہ کی خدمت مین راسخ الاعتقاد رہنا اس مقام مین تبرکاً و تیمنا اون حضرات کے اقوال کو بصورت حکایت نقل کرتے ہین کہ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رح نے اپنے رسالہ تجلیات مین لکھا ہی کہ درحالت کشف عالم بالا مین گئے اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا اور احوال سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوچھا کہ کہان ہین حضرت امیر نے اشارہ ایک پردے کی طرف کیا جب اوسکے قریب گئے اور دیر تک ٹھہرے وہ پردہ اوٹھایا گیا دیکھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہشتی لباس و زیور سے آراستہ کرسی پر بیٹھے ہین شیخ نے کہا خداوند تعالی نے آپکو درجہ عالی پر پونہچایا کہا کہ فضل و کرم سے اپنے مین اس قابل نہ تھا کہ مجھے یہ درجہ ملے شیخ نے کہا آپ خسر آنحضرت صلعم کے ہین آپکو کیون نہین درجہ ملیگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈھا بتایا دوسری طرف کے پردے مین جب نزدیک اوسکے گئے پردہ اوٹھ گیا دیکھا جیسے اول دیکھا تھا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا ایسا ہوا تیسرے پردے مین اور پایا اونکو جیسا اون دونو ان کو پایا انتہی مختصر اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اپنی عوارف معارف مین اور شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمہ اللہ اپنے مکتوبات مین بہت کچھ لکھ چکے ہین اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح نے اپنے مکتوبات مین چند جگہہ افادہ فرمایا ہی جس سے تفضیل شیخین تعظیم ختنین و احوال ازواج مطہرات و اہل بیت طاہرات خوب واضح ہوتا ہی از انجملہ دیکھنا آپکا انتظام بہشتی آدمی کا بوساطت حضرات خلفاے اربعہ رضی اللہ

عنہم کہ کوئی دروازہ بہشت مین ہین اور کوئی عرصات سے تجویز کر روانہ کر رہے ہین اور انمین سے آنحضرت صلعم کو دیکھنا حظیرۃ القدس مین مع ازواج مطہرات و اہلبیت طاہرات رضی اللہ عنہم کے اور آنحضرت صلعم کا روگردان ہونا اور پھر فرمانا کہ مین کھانا عایشہ رضؓ کے گھر مین کھاتا ہون جسکو کھانا بھیجنا منظور ہو عایشہ رضؓ کے گھر بھیجا کرے کیونکہ پہلے نیاز آنحضرت صلعم مع اہلبیت نہین کرتے تھے ان سب کشف و کرامات و خرق عادات کو محض باطل جاننا اور بھنگ افیون سے سمجھنا البتہ کام بیہودہ و گمراہی کا ہے خدا بچاوے

تبصرہ

تفسیر مجمع البیان طبرسی مین جو کتاب معتبر قوم شیعہ ہے شان نزول مین سورۂ تحریم کے لکھا ہے کہ ایک روز حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آنحضرت صلعم سے اجازت چاہی آپ نے رخصت دی اور گھر مین حفصہ رضؓ کے جاریہ قبطیہ ماریہ کو بلا کر مقاربت کی حفصہ رضؓ نے لوٹ کر شکایت آغاز کی کہ میرے گھر مین ایک لونڈی سے خوشی کرنا مجھے نہایت ملال ہوا آنحضرت صلعم نے واسطے راضی کرنے حفصہ رضؓ کے ماریہ کو اپنے پر حرام کیا اور چپکے حفصہ رضؓ سے کہا کہ بعد میرے ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ خلیفہ ہونگے اور اسکو ابھی فاش نکرو حفصہ رضؓ نے مارے خوشی کے عایشہ رضؓ سے کہدیا اور بعضی روایت مین ہے کہ دونون نے اپنے اپنے باپ کو بھی خبر دی تب آنحضرت صلعم نے حفصہ رضؓ کو طلاق دینا چاہا تب یہ سورۃ نازل ہوئی مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✲ اس مقام مین روافض اگرچہ ازراہ طعن و تشنیع کے اسکو ذکر کیا ہے لیکن اہل حق کو دلیل تضمنی حاصل ہوئی کہ راز فاش کرنا آنحضرت صلعم کا ہرچند بری بات ہے روافض نے بطریق دلیل التزامی کے اسکو بیان کیا کہ ہر آیینہ حرص خلافت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بہت تھی اور حضرت عایشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما مانند بیگمات سلاطین دنیا کے بیوفا ہنسنہ اپنے اپنے باپ کی خیریت چاہتی تھین لیکن اہل حق کہہ سکتے ہین کہ آنحضرت صلعم مانند شاہان دنیا بلکہ مردان شہوت پرست کے

ی رضا جوئی زنان کی اور یہ مشکل ہی مثل کلنٹے کے درخت پر ہاتھ پھیرنا ہی ناچار ما ینطق
ن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی نہین بولتے ہین آنحضرت صلعم فضولیات کو جو بولتے مین
سو حکم آلہی سے اب تنازع فریقین اوٹھ گیا اور خلافت بہر صورت ثابت ہوگئی اور یہ
بلا شیشۂ ناموس شیعہ شکست نہین ہوا بلکہ اس رسالے مین بہت جگہ معلوم ہوگا
ب صاف کھل گیا کہ تمامی قرآن وحدیث انکے پاس نہین ہی ذرا حال اجماع کا سنیئے

سنت وجماعت

جماع امت کو مانتے ہین اور اجماع خواہ اہل مدینہ یا مکہ یا عترت اہلبیت رسول اللہ صلعم کی
جو ہر زمانہ بحسب ضرورت منعقد کرتے اور اجتہاد کو ساتھ شروط اوسکے کے ختم نہین سمجھتے
ور مجتہد کو مخطی ومصیب ہونا سمجھتے اجماع واجتہاد قیامت تک باقی رہیگا وگرنہ حضرت
مہدی آخر زمان رضی اللہ عنہ کیونکر اجتہاد کرینگے اور مضمون حدیث یبعث
ی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ مجدد من یجدد لہا دینہا یعنی پیدا کیا جائیگا
س امت مرحومہ مین اوپر سر ہر سو کے مجدد جو نئی طرح امت کے لیے دین کو مضبوط کریگا
بر حق جانتے ہین اگر اجماع اختلاف سے تھوڑے آدمی کے منعقد نہوتا ہر آینہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر تمامی اہل عصر بیعت نکرتے پھر اونکی خلافت کیونکر پوری ہوتی اور حضرت
محمد بن حنیف رضی اللہ عنہ حضرت امام سجاد رضی اللہ عنہ سے کیون خصومت کرتے اور
باوجود گواہی حجر اسود کے ترک دعوی نکرکے مختار ثقفی کو وصی مقرر کرنجاتے اور حضرت
امام زید شہید رضی اللہ عنہ کیون شربت شہادت چکھتے اور بار بار معلوم ہو چکا ہی
کہ ایمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم باخود باہم موافق نہ تھے پھر اجماع کیونکر منعقد ہوگا اور
جب اپنے خاندان مین کسیکو امام نمانے غیر کیونکر مانیگا خصوص روافض امام کی علامات
ناف بریدہ وختنہ کیا ہوا وغیرہ صفات بیان کرتے ہین با تعجب امام کے گھر کے آدمی
اوس سے واقف نہون پھر دوسرے کو کیونکر خبر ہوگی اور خاندان کے آدمی حسب حکم قدشہ

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة جاھلیة یعنی جو نہ پہچانے امام زمانہ اپنے بیشک اوسکی موت جاہلیت مین ہو معذور ہو تب غیر کو نذر فوی ہے تمثیلاً قصہ شہادت زید رضی اللہ عنہ لکھتا ہون کہ جب زید شہید نے اپنے وقت کے بادشاہ ہشام پر خروج کیا ایک شخص احول نامے جو خلص شیعہ اونکا تھا عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلعم آپ ایسا کام نہ کیجیے آپکو صلاحیت امامت کی نہین ہے اونھون نے جواب دیا کہ ای احول تب امام اسوقت کا کون ہے احول بولا آپکے بڑے بھائی حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ امام وقت ہین زید نے کہا تو کیونکر جانتا ہے کہ آپ کے امام ہونے مجھے خبر دی تھی کہا حیف کہ والد میرے گرم لقمہ جب تک پھونک پھونک کے سرد نکرتے مجھے نہ کھلاتے اور آتش جہنم کو میرے اوپر واجب کر جائین احول نے کہا حضرت مین جیسا سنا تھا آپکو بتلا دیا آیندہ آپ مختار ہین بالآخر نہ مانا اور ہشام سے لڑے اور جو لوگ اونکے بیعت توڑکر عین لڑائی مین بطرف ہشام ملے اور وہ بیچارے شہید ہوے اونھین لوگون کو رافضی کہا علاوہ اسکے روافض مجتہد زندہ کی تقلید کرتے ہین اور جب مجتہد مرجاتا ہے اوسکا اجتہاد بھی اوسکے ساتھ مرتا ہے جسب قصہ مشہور اذا مات المجتہد مات الفتوی یعنی جب مجتہد مرا فتوی مرا پھر اجماع کیونکر ثابت ہوگا

اصل چوتھی

قیاس مجتہد کا اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے ہے روافض اصل احکام عقل کو کہتے ہین سچ تو ہے یہ لوگ کہین پیروی حکماے یونان کی کرتے اور کہین زردشت مجوس کو ملتے جب قبل اسلام کے سلاطین ایران کی سلطنت رہتے اکثر یونانی لوگ وہان تھے اور دین انکا زردشت مجوس کا تھا بعد اسلام وہی بات باقی ہے کہ خصلت جبلی چھوڑنی مشکل ہے ابتک خالق خیر خدا کو اور خالق شر اپنے کو جانتے جیسے قوم پارسی یزدان و اہرمن کو مانتے اور رسم جامہ سیاہ کرنا اور ماتم و سیون و نوحہ و مرثیہ پڑھنا

اور سینہ زنی وغیرہ خلاف طریقۂ اسلام کے ہی اور مضمون حدیث لیس منا من شق الجیوب ولطم الخدود یعنی نہین ہی ہمسے جو پہاڑے گریبان اور نوچے مونہہ کو بھول گئے رسائی عقل کی ایسی ہی کہ صورت چیز کو حکم اوس چیز کا دینا کھیل لڑکون کا ہی کہ کبھی بادشاہ بنتا ہی اور کسیکو وزیر اور کسیکو امیر اور کسیکو چور بناتا ہی اور سنارے دزدی دیتا ہی اور لڑکے سب کم سن کپڑے وغیرہ سے صورت لڑکے اور لڑکی کی بناکے اوسکو بیاہ دیتے ہین اور خوش ہوتے ہین یہ حضرات بھی عشرۂ محرم الحرام مین ہر سال جنگ یزید برپا کرتے اور نوحہ و مرثیہ تازہ بناتے اور ضریح وغیرہ مصنوعی کی پرستش کرتے اور خانۂ امام و کربلا وغیرہ جعلی کی تعظیم کرتے اور غافل فرمان سے حاکم والاشان کے ما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون یعنی کیا ہی یہ صورت صورت جسکو تم پوجتے ہو ان هو الا اسماء سميتموها انتم وآباؤكم ما انزل الله بها من سلطان یعنی نہین ہین یہ نام سب جو رکھے تمنے یا تمہارے باپ دادا نے خداوند تعالی نے تمکو کوئی ہدایت ندی ہی کافی ہی اور دلیل عقلی اسکے منافی مین شافی ہی کہ زمانہ ٹھہرنے والی چیز نہین ہی جسوقت وہ لڑائی ہوئی تھی اوسکو مدت طویل گذر گئی پھر بار بار کرنا کار دوست کا نہین ہی بلکہ دشمن کا ہی مثلا کسی شخص کو کوئی عداوت سے بد کہے یا بے عزت کرے یا ناموس اوسکی دست اندازی کرے دوست کو اوسکے بیان کرنا یا اوس حرکت کو دکھانا کب پسندیدہ ہی خصوص ہم آدمی کو نہایت غیرت ہی کہ اوسکی جورو و بیٹی و مان و بہن کے نام مجالس مین برملا لیا جاوے اور حرم محترم خاندان رسول صلعم ایسا کم رتبہ ہوگیا کہ انکی تکلیف بیان کرکے موجب نجات تصور کیا جاوے مصرع دوستی بے خردان دشمنی ست ہ آرے نام آگ گرم اور نام آب سرد اور نام نیم تلخ اور نام شکر شیرین نہین ہی شعر و ہم خیال باطل ہی و گمان لا حاصل

تکملہ

جیسی کتاب سے روافض کے مخالفت شیخین رضی اللہ عنہما ثابت ہو چکی اسیطرح موافقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لکھنا ضرور ہوا تا کہ کوئی شبہہ باقی نرہے

قاضی نوراللہ شوستری نے اپنی مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ
مادر محمد بن حنیف کہتے ہین در زمان خلیفہ اول بسبب [illegible]
خلیفہ نے دیا اور اونکے ساتھ جہاد کیا وضعیفہ مال غنی [illegible] یعنے حضرت امیرالمؤمنین
علی رضی اللہ عنہ کو ہبہ کیا قاضی نے اس مقام مین [illegible] ہب اپنے کے حنفیہ کو مومنہ لکھا
کیونکہ منع زکوۃ اوس قوم سے وقوع مین آیا تھا نا اوس عاجزہ سے اور حضرت علی کرم
وجہہ نے اوسکو مومنہ [illegible] اپنے طلب کر لیا تھا اور نکاح
تھے افسوس [illegible] نی جان فشانی کی لیکن خلیفہ
مانگنا جو میرا مطلب ہے چھوڑ نہ سکے یقینے سے ہو خواہ تو رسیدے

تذییل

تذکرہ کشمیری مین لکھا ہے کہ در زمان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ملک پارس
اور مسماۃ شہربانو مادر حضرت زین العابدین سجاد رضی اللہ عنہ نیز دگر کی بیٹی غنیمت کے
آئین بشورہ مہاجرین و انصار شہربانو کو ایک مقام بلند پر بٹھایا تا کہ جنکو چاہین و
کرلیوین جب نظر اونکی اوپر حضرت شیر خدا کے پڑی اگرچہ بدل پسند کیا اور پوچھا یہ کون
کہا داماد حضرت رسول مقبول و شوہر حضرت بتولؑ کے ہین کہا قیامت مین روبرو حضرت
زہراؑ کے شرمندہ ہونگی اسواسطے ا[illegible] کروںگی پھر نظر اوپر سبط اکبر حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ کے کی اور پوچھا کہ یہ [illegible] صلعم کے کہا
اگرچہ یہ مرد خوب تھا مگر بہت طلا[illegible] سبط اصغر حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا کو سامنے کیا کہا یہ تو بہو [illegible] مان شمع دودمان رسالت
جان کون ہے کہا چھوٹے نواسے آنحضرت صلعم کے [illegible] رضا مندی قبول کیا خلیفہ
نے مارے خوشی کے غاشیہ حضرت امام حسین [illegible] کندھے پر اوٹھایا اور
منورہ کے کوچہ و گلی مین پھیرا اور نہا[illegible] سے شادی کی اور جب شب زفاف

...ت ... ایک وزاپنے بڑے بھائی سے کہا کہ آپ جس سبب سے ہمیشہ نکاح کرتے اور طلاق دیتے ... وہ نصیب میرا ہوا یعنی حضرت جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ تم میں سے جنکی بیوی ہر شب باکرہ ہے ... کے بطن سے پیدا ہونگے انتہی شعر دو گروہند در جہان بے پیر سینۂ بلخ و شیعہ کشمیر ہر اس روایت سے مجکو ایک فائدہ حاصل ہے وہ موافقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ... و خسر سے اور ایک مضرت جو واجب الدفع ہے کہ ایمہ لطن سے اوس باکرہ ... ہونگے جائے غور ہے کہ شیعہ جناب باری ... لطف کو واجب کرتے ہین اور بندے کی برائی کرنا نہایت ... اور ... باری تعالیٰ کے سمجھتے اس مقام مین وہ مفقود ہوا کہ نہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر لطف کیا اور نہ اونکی اولاد پر بھلائی کی لیکن بقواعد سنت و جماعت چونکہ امامت اپنے کسب سے ہے نہ وہب آلہی زمان زمان سوائے سادات حسینی کے سادات سنی امام ہوتے گئے جیسے سلسلۂ تصوف اکثر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ثابت ہے لیکن صدیقیت اکبر سے خاصتہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ... ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ولایت سے معرانہ تھے ویسے ہی حضرت غوث الاعظم ... سادات حسنی ہین اور اور بھی بزرگ گذرے اور امام مہدی آخرزمان اولاد سے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے ہونگے

... ذیب

کتاب فصل خطاب ... تر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک گروہ طائف سے آئی ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برائی سے یاد کیا اور دوسرا حضرت عمر فاروق ... رضی اللہ عنہ ... کہنے لگا اور تیسرا حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کو گالی دینے لگا امام نے پوچھا تم کون قوم ہو اونھون نے کہا ہم مسلم ہین آپنے سورہ حشر کے آخر کو پڑھا جسکا مضمون یہ ہے جسنے آنحضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی اور مکان بود و باش اپنا چھوڑا اور فقر و فاقہ ... کے لیے اختیار کیا انکے واسطے بہشت دائمی ہے اور پوچھا کہ تم ان لوگون سے ہو اونھون نے جواب دیا کہ یا ابن رسول اللہ صلعم ہم انہین سے نہین ہین تب امام نے اوسکے نیچے کی

آیت پڑھی جسکا مضمون یہ ہی جن لوگون نے جگہ دی مہاجرین کو او ... اد
ایمان والون کو اگرچہ خود اونکو تکلیف تھی خداوند تعالی ...
اور پوچھا تم ان گروہ سے ہو کہا ہم اس گروہ سے ...
آیت کا کہ ہم خبر دیتے ہین کہ ہرگز تم اوس گروہ سے نہین ... اوین بعدار
یا اللہ تعالی بخشدے مجھے اور میرے بھائیون کہ ... با ایمان گذرے
میرے دل مین تو ... مور ... مجلس سے کہ ...
مسلمانون کو فریب دیتے ... لاخواننا الذ...
ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رؤف ر...

ان الحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع

چونکہ ترجمہ کتاب شہاب ثاقب فارسی کا جناب مص... نے اردو مین ...
حال کے موافق باضافہ عبارات ضروریہ کیا ... ملی فرمایش ...
یہی تھی کہ اسیطرح ہماری کتاب چھپے ... ہمل کا اصلی کتاب
مطبع نظامی ...
تحریر ...

وجہ مہر و دستخط

... چھپا ہوئی
... مہر کے ثبت ہو